



مفت محمد داؤد غزنوی

مفت محمد اسماعیل سلفی

لاہور  
ہفت روزہ  
آلینا  
کادائی  
پاکستان  
کارتھان

پاکستان  
کارتھان

شمارہ: 42

۲۶ ذوالحجہ تا ۲ محرم ۱۴۳۴ھ — یکم تا ۷ نومبر ۲۰۱۳ء

جلد: 44

# أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمان پر سر تسلیم خم کر دو!

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ  
کے قبولِ اسلام کی کہانی!

دین  
اسلام

انسانیت کیلئے امن و آشتی  
کا ابدی پیغام!

قرآن و سنت  
کی روشنی میں

- بیویوں سے عدل و انصاف کا مفہوم؟
- گری پڑی معمولی چیز اٹھانا؟
- عورت کا سر دلوں کو دیکھتا؟

روح، نفس اور جسم

متکلمین کے شبہات کا قرآن و سنت کی روشنی میں ازالہ!



پروفیسر عبدالرحمن النبیانی

حافظ عبدالحمید ازہر

## درس حدیث

## سات کرنے اور سات نہ کرنے کے کام

عن معاوية بن سويد بن مقرن قال دخلت على البراء بن عازب فسمعته يقول ((امرنا رسول الله ﷺ بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعبادة المريض واتباع الجنابة وتشميت العاطس وابرار القسم او المقسم ونصر المظلوم واجابة الداعي وافشاء السلام ونهانا عن خواتيم او عن تحتم الذهب وعن شرب بالفضة وعن المياثر وعن القسي وعن لبس الحرير والاستبرق والديباج)) (رواه مسلم)

”معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں براء بن عازب کے پاس آیا وہ کہتے ہیں: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا اور سات کاموں سے منع فرمایا، ہمیں بیمار کی بیمار پرسی، جنازے میں شمولیت، چھینک مارنے والے کا جواب، قسم کو پورا کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے اور السلام علیکم کو عام کرنے کا حکم دیا اور ہمیں انگوٹھیاں پہننے یا سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن میں پانی پینے، ہمیں ریشم، دیباچ، استبرق کا لباس پہننے سے منع فرمایا۔“ (مسلم)

یہ حدیث اپنے مفہوم کے لحاظ سے بڑی واضح ہے، اس میں رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو سات ایسے کام کرنے کا حکم دیا ہے جو ان کے لئے دنیا و آخرت میں نفع دینے والے ہیں اور سات ایسے کاموں سے منع فرمایا جن سے تکبر اور نخوت پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ کرنے والے کام دنیا و آخرت کی بھلائی کا سبب بنتے ہیں۔ بیمار کی بیمار پرسی سے اللہ خوش ہوتا ہے اور انسان کو اپنی صحت کی قدر محسوس ہوتی ہے۔ جنازے میں شمولیت سے ایک قیڑا کے برابر ثواب ملتا ہے اور اپنی موت یاد آتی ہے۔ چھینک کا جواب دینے سے نیکیاں ملتی ہیں اور اللہ کا شکر ادا ہوتا ہے۔ قسم پورا کرنے سے وعدہ الہی پورا ہوتا ہے، مظلوم کی مدد کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے، دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کر کے دلجوئی بھی ہوتی ہے اور انسان کچھ حاصل بھی کر لیتا ہے اور السلام علیکم کہنے سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ ساتوں کام معاشرے کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے میں بہترین معاون ثابت ہوتے ہیں۔ جن کاموں سے آپ نے اپنی امت کو روکا ان کے کرنے سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور تکبر کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ تکبر قوموں کی تباہی کا سبب بنتا ہے، اس بنا پر حضور اکرم ﷺ نے مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا بھی تکبر کی علامت ہے۔ دنیا میں مسلمانوں کے لئے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تاکہ انسان تکبر سے بچ سکے۔ اسی طرح ہر نوعیت کی ریشمی پوشاک پہننے سے منع فرمایا۔ ریشمی لباس مردوں کے لئے حرام قرار دیا گیا۔ جانوروں کی کھال کا لباس بنانا اور ریشمی لباس پہن کر تکبر کرنا درست نہیں۔ اسلام نے تکبر کو ناپسند کیا ہے اور اللہ کا فرمان ہے کہ کبر میری چادر ہے جو کہ بندوں کو زیب نہیں ہے۔

## درس قرآن

## ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ﴾

## ”ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔“

حج اور قربانی ایاک نعبد وایاک نستعین کے عہد کی توثیق بھی ہیں، تجدید بھی عملی تطبیق بھی۔ حج کا آغاز احرام کی چادریں پہن کر تلبیہ سے ہوتا اور تلبیہ کا ایک ایک لفظ تو حید سے معمور اور اخلاص اس سے جھلک رہا ہے بلکہ چھلک رہا ہے۔

((لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك))

”میں حاضر ہوں میرے اللہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بلاشبہ ساری کی ساری حمد، صرف تیرے لئے، ساری کی ساری نعت صرف تیری طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، نہ عطاء نعمت میں نہ استحقاق حمد میں۔“

اس کے بعد حجر اسود کے استلام کیلئے بڑھتا ہے، اللہ اکبر کہہ کر سر گرم طواف ہوتا ہے۔ مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز میں پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکفر ون پڑھتا ہے جو کفر اور اہل کفر سے اعلان برأت ہے اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص جو بیان تو حید ہے اور برہان تو حید بھی۔ پھر کوہ صفا پر جا کر یہ دعا کرتا ہے: اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدير لا الہ الا اللہ وحدہ نصر عبده انجز وعده هزم الاحزاب وحدہ۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اسی کی ہے، سب حمد اسی کو موزاوار ہے اور وہ عرش پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اسی نے اپنے بندے کی مدد فرمائی، اپنا وعدہ پورا کیا اور تمام لشکروں کو تنہا اسی نے شکست دی۔

میدان عرفات کی بہترین دعا بھی یہی کلمات ہیں۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدير جمرات کے بعد قربانی بھی تو حید کی خاطر جان تک قربان کر دینے کے عزم کا اظہار ہے۔ اسی لئے قربانی کے وقت اللہ کے نام اور اس کی تکبیر کے ساتھ یہ بھی کہتا ہے:

﴿ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین﴾

میری نماز، میری قربانی میرا جینا میرا مرنا، اللہ رب العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ مجھے یہی حکم ہے اور میں سب سے پہلے مسلم ہوں۔

## اسلام امن کا دین ہے..... امام ج

امام ج سلمہ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ حفظہ اللہ کی شخصیت عالم اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ 31 سال سے میدانِ عرفات کی مسجد نمروہ میں خطبہ حج کا فریضہ انجام دے رہے ہیں جو بہت بڑا اعزاز ہے۔ وہ سعودی عرب میں بہت سے اہم مناصب پر بھی فائز رہے ہیں۔ اب بھی وہ حبیۃ کبار العلماء کے رکن ہیں نیز علوم شرعیہ کے حوالہ سے بہت سی یونیورسٹیوں کے طلبہ کے ڈاکٹریٹ کے مقالات کے لئے نہ صرف رہنمائی فرماتے ہیں بلکہ ان مقالہ جات کے مناقشہ اور بحث و تفہیم میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سعودی ریڈیو پر ان کا سوال و جواب کا پروگرام بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت موصوف کا خطبہ حج بڑا جامع اور مانع ہوتا ہے۔ اس میں امت مسلمہ کے مسائل، باہمی اتحاد، تفرقہ بندی سے اجتناب، تقویٰ کی تلقین، دہشت گردی کی مذمت، امن و آشتی کے لئے جدوجہد، قرآن و سنت سے تمسک، عصری علوم کے ذریعے اسلام اور انسانیت کی فلاح، عدل و انصاف کی تمام معاملات میں تلقین، ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی اقدار کا تحفظ، اسلامی ممالک میں اسلامی قوانین کا نفاذ اور ایسے بیسیوں مسائل جو ان کے خطبہ میں سمٹ آتے ہیں۔

اس سال امام صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اسلام دہشت گردی کی اجازت نہیں دیتا اور وہ دنیا میں ہونے والی دہشت گردی کی شدید مذمت کرتا ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ آج بعض قوتیں فساد اور دہشت گردی کو مسلمانوں سے منسوب کر رہی ہیں، حالانکہ اسلام میں دہشت گردی کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام تو امن کا دین ہے اور پوری انسانیت کے لئے مکمل نظامِ حیات اور امن و آشتی کا ابدی پیغام ہے۔ اس کے نقطہ نظر سے ایک انسان کا باحق قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ اسلام تو اقلیتوں اور ذمیوں کو بھی ان کے جان و مال اور عزت و آبرو کی ضمانت دیتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب اسلامی تعلیمات کی بدولت دنیا میں تہذیب و تمدن نے ترقی کی، ریاست اور حکومت معرض وجود میں آئی تو اس سے دنیا میں امن و سکون کی صبح طلوع ہوئی، جو لوگ اسلام میں داخل نہیں ہوئے اور اقلیت کی حیثیت سے مسلم معاشرے میں زندگی گزارتے رہے وہ ہمیشہ امن و چین اور سکون کی آسائشوں سے مالا مال رہے۔

امام صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ اگر اسلام کے اقتصادی نظام کو اپنایا جائے تو دنیا سے معاشی بحران ختم ہو سکتے ہیں۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مسیحی معاشرہ اقتصادی طور پر آزاد نہیں۔ کئی اسلامی ممالک ایشیائی بینک، ورلڈ بینک، IMF اور دوسری تنظیموں کے قرضوں میں پھنسے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے وہاں کے لوگ مہنگائی اور بیروزگاری کے مسائل سے دوچار ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم حکمران ایسے معاشی اور اقتصادی پروگرام عمل میں لائیں جو انہیں غیروں کی پالیسیوں سے بے نیاز کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلامی مملکتوں کو بہت سے معدنی اور مادی وسائل سے مالا مال کر رکھا ہے۔ اگر وہ انہیں کام میں لانے کی نہایت سنجیدہ حکمت عملی اختیار کریں تو وہ معاشی خودکفالت حاصل کر کے غیروں کے پیچھے سے آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔

امام صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ آج مسلمان بے شمار مصائب و آلام کی زد میں ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن و سنت کی تعلیمات کو بھلا کر دوسری راہیں اختیار کر لی ہیں۔ علامہ اقبال نے کہا تھا ۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر  
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر  
ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی ری کو مضبوطی سے تھام لیں اور آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کریں۔ سچی بات یہ ہے کہ کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے سے ہی دین و دنیا کی کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ مسیحی معاشرہ اجتماعی طور پر اس امر کی پابند ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی تفصیلات کا علم حاصل کرے اور اگر اسے کسی مسئلہ پر اختلاف پیدا ہو جائے تو قرآن و حدیث کے ذریعے اس کا حل تلاش کیا جائے۔ مسیحی معاشرہ کے اس اندازِ عمل میں فلاح و نجات کا راز مضمر ہے اور یہی کامیابی کی معراج ہے۔

امام صاحب کا خطبہ پند و نصائح، حکمت عملی، کتاب و سنت کے احکامات اور مسلم حکمرانوں کے لئے بہت سے مفید مشوروں کا حامل ہے۔ ان سطور میں خطبہ حج کی تفصیلات کو سمیٹا نہیں جاسکتا، لہذا اس کے مختصر تذکرہ پر اکتفا کرتے ہیں۔

## بشیر انصاری

پروفیسر رانا محمد شفیق خاں پسروری  
پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد  
پروفیسر مقبول احمد قسبی  
اس شمارہ میں

2	اداریہ
4	احکام و مسائل
6	اللہ اور رسولؐ کے حکم کی فوری بجا آوری
8	نوافل سے قرب الہی اور عقیدہ وحدت الوجود
11	حکمت انسان کے عین اوصاف
14	روح کی حقیقت
18	حضرت عبداللہ بن سلام
20	آدم و نوح علیہ السلام پر داور
21	طب و صحت
22	تجرہ و کتب
23	اخبار المجلد

ادارہ تعلیم و ترویج احادیث  
اور ترویج دینیات کے لئے

بہارِ احادیث "احسن حدیث"  
چوک احسن حدیث (المعروف قیچک)  
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257  
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

### بیل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ دی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
نی پرچہ	15/- روپے

بشیر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "المشر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔



امریکہ سے کسی بڑے بریک تھرو کی توقع نہیں رکھنی چاہیے، امریکہ سے ایڈنہیں ٹریڈ کی پالیسی اپنائی جائے۔

نواز شریف اب مشرف اور زرداری کی روایت کو آگے بڑھا رہے ہیں، عید ملن پارٹی سے امیر محترم بینئر پروفیسر ساجد میر کا خطاب

لاہور:- مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ بینئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ڈالروں کے عوض ملکی سلامتی کے سودے مشرف اور زرداری کے دور میں ہوتے رہے، نواز شریف اس روایت کو توڑ کر آئیں۔ قومی خود مختاری اور سالمیت کو مجروح کرنے والے امریکی تقاضوں کی فہرست طویل ہوئی تو نواز شریف کو ان کے سامنے ڈٹ جانا چاہیے اور ایسی کسی بھی شرط کو مسترد کر دینا چاہیے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث سعودی عرب کے امیر مولانا عبدالمالک مجاہد کی طرف سے دی گئی عید ملن پارٹی سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نواز شریف کی امریکہ آمد سے پہلے ہی ماحول کو سازگار بنانے کیلئے پاکستان کی 1.6 ارب ڈالر کی فوجی اور اقتصادی امداد بحال کرنے کا امریکی فیصلہ ہمیں رام کرنے کے لیے کیا گیا، ہمیں کسی ایسی امداد کی ضرورت نہیں جس میں ہماری سلامتی پر کوئی حرف آئے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ امریکہ کی تھی جس میں پاکستان کو سینڈوچ بنا دیا گیا۔ اب یہ آگ بن کر پورے ملک میں پھیل گئی ہے۔ امریکہ اس پر پانی ڈالنے کے بجائے ڈرون حملوں کے ذریعے مزید بھڑکا رہا ہے۔ یہ پالیسی خطے کا امن تباہ کر رہی ہے۔ امریکہ سے ایڈنہیں ٹریڈ کی پالیسی اپنائی جائے۔ انہوں نے جعفر ایکسپریس میں دھاکے کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور کہا کہ یہ بھارت کی سازش ہے۔ (روزنامہ ایکسپریس)

## اہل حدیث!

حضرت مولانا عبدالرحمان عاجز مالیر کوٹلوی

خوش خلق و خوش نصال یہ اہل حدیث ہیں  
خوشید و مہ جمال یہ اہلحدیث ہیں  
وہ رب ذوالجلال یہ اہلحدیث ہیں  
اس غم سے مالا مال یہ اہلحدیث ہیں  
اس راستے میں ڈھال یہ اہلحدیث ہیں  
ہر فن میں باکمال یہ اہلحدیث ہیں  
منہ اپنا تو سنبھال یہ اہلحدیث ہیں  
شجاع بے مثال یہ اہلحدیث ہیں  
عاجز ہے ان کا مال یہ اہلحدیث ہیں

خوش نطق و خوش مقال یہ اہل حدیث ہیں  
چمکے ہیں آسمانِ علوم و فنون پر  
دونوں میں ربط رشتہ معبود و عبد کا  
جس غم سے گلشنِ دلِ مومن میں ہے بہار  
یلغار کفر و شرک ہو جس راستے سے بھی  
صنعت ہو، کاروبار ہو، یا مسندِ دروس  
یہ لوگ مکررین کراماتِ اولیاء نہیں  
توحید کے چمن کی حفاظت میں سرکف  
مخزن یہ موتیوں کا ذخیرہ حدیث کا

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبد الستار رحمہ اللہ مدرسۃ المسالک اسلام آباد  
 سلطان کالونی حیات چٹنوں ٹاؤن پاکستان  
 فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626  
 hammad3316@yahoo.com

# احکام و مسائل

## عورت کا مردوں کو دیکھنا

**سوال**

اگر کوئی عورت اپنے کام کے لئے بازار جائے تو کیا وہ مردوں کو دیکھ سکتی ہے یا نہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

**جواب**

عورت کا مردوں کو دیکھنا دو طرح کا ہو سکتا ہے اور ہر قسم کا حکم الگ ہے، اگر کوئی عورت، مردوں کو لطف اندوزی اور شہوت انگیزی کیلئے دیکھتی ہے تو اس طرح کی نظر بازی حرام اور ناجائز ہے کیونکہ اس سے فتنہ و فساد کے جنم لینے کا اندیشہ ہے، قرآن کریم میں غالباً اسی فتنے کی روک تھام کیلئے خواتین کو غصہ بصر کا حکم دیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”آپ مسلمان خواتین سے کہہ دیں کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔“ (النور: ۳۱)

اس کے برعکس اگر کوئی عورت شہوت انگیزی اور لطف اندوزی کے بغیر مردوں کو دیکھتی ہے تو اس میں چنداں حرج نہیں ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ وہ اہل جہشہ کا کھیل دیکھتی رہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں چھپا رکھا تھا، بلکہ آپ نے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ (صحیح بخاری، الصلوٰۃ: ۴۵۴) اس حدیث کے پیش نظر اہل علم نے شہوت کے بغیر عورتوں کو مردوں کی طرف دیکھنے کی اجازت دی ہے، اگرچہ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ کے پیش نظر جس طرح مردوں کیلئے عورتوں کو دیکھنا منع ہے، اسی طرح مطلق طور پر عورتوں کیلئے مردوں کو دیکھنا منع ہے لیکن ان کا یہ موقف حدیث عائشہ کے پیش نظر مرجوح معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

## اگر کسی حلال جانور کو ذبح کرنا مشکل ہو

**سوال**

اگر کوئی جانور ذبح کرتے وقت بھاگ نکلے اور کسی گہری کھائی میں گر جائے، جہاں سے نکال کر ذبح کرنا مشکل ہو تو اسے کیا کیا جائے، شرعی طور پر اس کیلئے کیا ہدایات ہیں؟

**جواب**

جب کسی جانور کو کسی بھی وجہ سے ذبح کرنا مشکل ہو جائے تو اسے تیر یا نیزے یا گولی سے حلال کرنا جائز ہے، اسے بسم اللہ پڑھ کر مارا جائے، ایسا کرنا ذبح کرنے کی طرح ہوگا، امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ”جب کسی قوم کا کوئی اونٹ بدک جائے اور ان میں سے کوئی شخص خیر خواہی کی نیت سے اسے تیر کا نشانہ لگا کر مار ڈالے تو ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے معلوم ہوتا ہے انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ہے۔ (بخاری، الذبائح: باب نمبر ۳۷) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے: ”وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، لشکر میں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگ نکلا، ہم میں سے ایک آدمی نے اسے تیر مارا اور وہ رک گیا، جب رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ اونٹ بھی بعض اوقات جنگی جانوروں کی طرح بدکتے ہیں، اس طرح اگر وہ تمہارے قابو سے باہر ہو جائیں تو ان کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا کرو۔ (بخاری، الذبائح: ۵۵۴۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی حلال جانور، وحشی جانوروں کی طرح حرکتیں کرنے لگے اور قابو سے باہر ہو جائے تو بسم اللہ پڑھ کر جسم کے کسی بھی حصہ کو زخمی کر دیا جائے تو اسے کھانا جائز ہے بشرطیکہ وہ وحشی جانوروں کی طرح حرکتیں کرنے لگے اور بے قابو ہو جائے۔ صورت مسئلہ کو بھی اسی پر قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی حلال جانور گہری کھائی میں گر جائے، جہاں سے نکال کر اسے ذبح کرنا مشکل ہو تو بسم اللہ پڑھ کر گولی، تیر یا نیزہ مارا جائے اور اسے کسی بھی جگہ سے زخمی کر دیا جائے تو وہ حلال ہے اور اسے کھانا درست ہے۔ (واللہ اعلم)

## بیویوں سے عدل و انصاف کا مفہوم

**سوال**

قرآن مجید میں ہے کہ ”اگر تمہیں ڈر ہو کہ انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر ایک ہی سے نکاح کرو۔“ (النساء: ۴) دوسرے مقام پر فرمایا: ”تم اپنی بیویوں کے درمیان انصاف نہیں کر سکو گے خواہ تم اس کی کتنی ہی خواہشیں کرو۔“ (النساء: ۱۲۹) ان دونوں آیات کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ صرف ایک عورت سے ہی شادی ہو سکتی ہے کیونکہ متعدد بیویوں کی

موجودگی میں عدل کی شرط کو پورا کرنا ناممکن ہے، وضاحت فرمائیں؟

**جواب** اگرچہ پہلی آیت میں ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کرنے کیلئے عدل و انصاف کو شرط قرار دیا گیا ہے جبکہ دوسری آیت میں وضاحت ہے کہ قیام عدل ناممکن ہے لیکن ان دونوں آیات میں نہ تو کوئی تعارض ہے اور نہ ہی ناخ و منسوخ کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے بلکہ پہلی آیت میں عدل سے مراد وہ عدل ہے جو انسان کے اختیار میں ہو جیسا کہ باری مقرر کرنا اور نان و نفقہ کا اہتمام کرنا، لیکن ازدواجی زندگی میں کچھ ایسی اشیاء بھی ہوتی ہیں جو انسانی اختیار سے باہر ہیں مثلاً محبت اور جنسی تعلقات وغیرہ۔ ان میں کی بیشی انسان کے اختیار میں نہیں ہے اور جس آیت میں انصاف نہ کر سکنے کا بیان ہے اس سے مراد تعلقات کی یہ آخری قسم ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے درمیان پورا پورا عدل کرتے تھے، باری کے متعلق یہ وضاحت قرآن میں ہے کہ وہ آپ پر فرض نہ تھی، اس کے باوجود آپ اس کا پورا پورا اہتمام فرماتے تھے، نان و نفقہ کے متعلق بھی عدل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتے تھے لیکن دلی محبت اور قلبی تعلقات، آپ کے بس میں نہ تھے اس لئے آپ بایں الفاظ دعا فرماتے: ”اے اللہ! جو امور میرے بس میں ہیں، ان کے متعلق میری تقسیم یہ ہے اور جن امور کا میں مالک نہیں ہوں بلکہ وہ تیرے اختیار میں ہیں تو ان کے متعلق مجھے ملامت نہ کرنا۔ (جامع ترمذی، النکاح: ۱۱۳۰)

بہر حال باری اور نان و نفقہ میں عدل و انصاف کی شرط کے ساتھ ایک سے زیادہ چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت ہے اور جس آیت میں عدل و انصاف نہ کرنے کا ذکر ہے اس سے مراد قلبی تعلقات اور دلی محبت ہے، اس میں عدل و انصاف کرنا انسان کے اختیار میں نہیں۔ (واللہ اعلم)

### مسئلہ وراثت

**سوال** ہمارے والد فوت ہوئے تو اس وقت ہم دو بھائی اور چار بہنیں زندہ تھے، انہوں نے وصیت کی تھی کہ بڑے لڑکے نے میری خدمت کی ہے لہذا رہائشی مکان اسے دیا جائے اور باقی جائیداد تقسیم کر لی جائے، کیا ایسا کرنا جائز ہے نیز بتائیں کہ جائیداد کس طرح تقسیم کی جائے گی؟

**جواب** اللہ تعالیٰ نے اولاد میں جائیداد کی تقسیم کا اصول بایں الفاظ بیان کیا ہے: ”اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔“ (النساء: ۱۱) شریعت نے وصیت کے متعلق بھی ایک ضابطہ بنایا ہے، اس کے مطابق جس رشتہ دار کو جائیداد سے حصہ ملتا ہے اس کے حق میں وصیت ناجائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے، اس لئے اب وارث کیلئے وصیت نہیں ہوگی۔ (ابوداؤد، الفرائض: ۲۸۷۰)

اس حدیث کی بناء پر باپ کی ایک بیٹی کے نام اس کی خدمت کے صلہ میں وصیت کرنا ناجائز اور باطل ہے، لہذا اس پر عمل کرنا بھی درست نہیں ہے، ہاں اگر تمام بیٹے بیٹیاں اس پر رضا مندی اور موافقت کا اظہار کر دیں تو پھر کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وصیت کردہ مکان کل جائیداد کے ایک تہائی سے زیادہ مالیت کا نہ ہو۔ لیکن اگر شرعی ورثاء اس پر راضی نہ ہوں تو بیٹے سے وہ مکان واپس لے کر متروکہ جائیداد میں شامل کیا جائے پھر وہ جائیداد اللہ تعالیٰ کے مقررہ اصولوں کے مطابق دو بیٹوں اور چار بیٹیوں میں تقسیم کی جائے گی، اگر سوال میں ذکر کردہ ورثاء دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہی ہیں تو جائیداد اس طرح تقسیم کی جائے کہ ایک بیٹے کو بیٹی کے مقابلہ میں دو حصہ دیا جائے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مذکر کو دو عورتوں کے برابر حصہ دیا جائے۔“ (النساء: ۱۱) سہولت کے پیش نظر کل جائیداد کے آٹھ حصے کر لئے جائیں، دو حصے فی لڑکا اور ایک، ایک حصہ فی لڑکی تقسیم کر دیا جائے۔ (واللہ اعلم)

### گرمی پڑی معمولی چیز اٹھانا

**سوال** بعض دفعہ بازار یا گلی میں کوئی معمولی سی چیز گرمی ہوتی ہے، مثلاً ٹین، سوئی وغیرہ۔ کیا اسے اٹھانا جائز ہے؟ یا اس کیلئے اعلان کرنے کی ضرورت ہے جبکہ ایسی اشیاء کو بالعموم نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اسکے متعلق راہنمائی فرمائیں؟

**جواب** بازار یا گلی کوچہ میں گرمی پڑی چیز اٹھانے کی نیت سے اٹھائی جاسکتی ہے البتہ معمولی اشیاء جن کے گم ہونے سے مالک کو اس کی چنداں پروا نہیں ہوتی، انہیں اٹھایا جاسکتا ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چھڑی، رسی، کوڑا اور اس قسم کی معمولی چیزیں اٹھالینے کی اجازت دی تھی کہ انسان ان سے فائدہ اٹھالے۔ (ابوداؤد، الملقط: ۱۷۱۷) یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن دوسری روایات سے اس کے معنی کی تائید ہوتی ہے، چنانچہ امام بخاری نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ”جب کوئی شخص سمندر میں بہتی ہوئی لکڑی پائے یا چابک یا اس جیسی (کوئی انتہائی کم قیمت) چیز اسے ملے۔“ (صحیح بخاری، الملقط) امام بخاری کے اس انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوداؤد کے حوالے سے بیان کردہ روایت اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس میں جو حکم بیان کیا گیا ہے وہ دیگر دلائل کی بنا پر صحیح ہے۔ حضرت یحییٰ بن مرہ سے مروی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی معمولی چیز کا اعلان بھی تین دن تک کرنا چاہیے، ممکن ہے کہ مالک کو اس کی ضرورت ہو۔ (مسند امام احمد ۳/۴۷۳ ج ۴) بہر حال اگر گرمی پڑی معمولی چیز کھانے سے متعلق ہے تو اسے اٹھا کر کھایا جاسکتا ہے، اسکے متعلق اعلان کی ضرورت نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے کہ حضرت میمونہؓ نے ایک گرمی ہوئی کھجور دیکھی تو اسے اٹھا کر کھالیا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ ۴/۴۱۶ ج ۴) اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر حضرت میمونہؓ سے نظر انداز کر دیتیں اور اسے دوسرا بھی کوئی نہ اٹھاتا تو وہاں پڑی پڑی خراب ہو جاتی، اس لئے انہوں نے اسے اٹھا کر کھالیا، بہر حال ایسی معمولی اشیاء جنکی مالک کو ضرورت نہیں ہوتی اور نہ ہی ان کی پروا کی جاتی ہے انہیں اٹھا کر کام میں لایا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

امام مسجد نبوی  
فضیلۃ الشیخ  
ڈاکٹر عبدالباری العثیمی

# اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت واجب!

جناب حافظ محمد سرور

جناب حافظ عبدالحمید ازہر

حمد و ثناء کے بعد، مسلمانو!

میں تمہیں اور خود کو اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا

ہوں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (آل عمران: ۱۰۲)  
”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔“ اسی طرح فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ (الانفال: ۲۴)  
”اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ وہ تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔“

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کی بجا آوری ہی پورے کے پورے اسلام کی بجا آوری ہے، ایسی بجا آوری جو ہر اس چیز کو شامل ہو جس کی طرف ہمیں ہمارے پروردگار یا ہمارے رسول ﷺ نے بلایا۔

ایک مسلمان نماز، زکوٰۃ، روزہ، والدین کی فرمانبرداری، رشتہ داروں سے حسن سلوک اور معاملات کے ساتھ ساتھ لباس، شکل و صورت اور عمل سمیت ہر چیز میں اللہ کی بات مانتا ہے، اسی طرح مسلمان عورت اپنے حجاب، اپنی ستر پوشی، اپنی زینت، اپنے گھر اور خاوند اور بچوں کے ساتھ اپنے تعلق سمیت ہر چیز میں اللہ کے حکم کی بجا آوری کرتی ہے۔

لیکن حکم ماننے میں مستعدی کا مظاہرہ کرنا اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ حکم کی اس بجا آوری میں اخلاص پایا جاتا ہے جبکہ مستعدی اور گرم جوشی نفع مند علم اور عمل صالح کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی بجا آوری کرنے والے ہی کامیابی والے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن، مطلوب کو پالنے والے اور سختیوں سے نجات پانے والے ہیں۔ چنانچہ انہی کی

آنکھیں کھنڈی اور روئیں شاد ہوتی ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (النور: ۳۲)

”تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں، اور تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں، ان کے نکاح کر دو، اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو فنی کر دے گا، اللہ بڑی وسعت والا اور عظیم ہے۔“

یہی اہل ایمان کا قول ہے کہ سچے ہو یا آسانی، خوشی ہو یا ناخوشی وہ یہی کہتے ہیں کہ ”ہم نے سنا اور مان لیا۔“ جبکہ منافقوں کا شعار اعراض کرنا اور منہ پھیرنا ہوتا ہے، ان کی عادت اللہ کے راستے سے روکنا اور نبی کریم ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنا ہوتی ہے:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَىٰ الرَّسُولِ رَأَيْتُ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا﴾ (النساء: ۶۱)

”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور آؤ رسول کی طرف تو ان منافقوں کو تم دیکھتے ہو کہ یہ تمہاری طرف آنے سے کتراتے ہیں۔“

اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام کی بجا آوری دل اور عقل کی، فرد اور معاشرے کی بلکہ پوری امت کی زندگی ہے۔ یہی سبب ہے کہ کمال ترین زندگی والا شخص وہی ہے جو کمال بجا آوری کرنے والا ہو۔ جس کا بجا آوری کا جذبہ کمزور ہو، اس کا دل بھی کمزور ہوتا ہے اور اس کی زندگی بھی ناقص ہوتی ہے اور جس شخص کا دل سرے سے مردہ ہو جائے اس کے ہاں کوئی بجا آوری نہیں ہوتی۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْفَوْتَىٰ وَلَا تَسْمَعُ النَّمْلَ الدَّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ﴾ (النمل: ۸۰)

”تم مردوں کو نہیں سنا سکتے، نہ ان بہروں تک اپنی

پکار پہنچا سکتے ہو جو پیٹھ پھیر کر بھاگے جا رہے ہوں۔“ لیکن ایسے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری سے پہلو تہی کرتے ہیں، وہ درحقیقت ایک عمدہ زندگی سے پہلو تہی کرتے ہیں، ان کے حصے میں سوائے ذلت کے کچھ نہیں، ان کا انجام ہلاکت ہے اور ان کا مال تباہی اور وہال ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْآثَارِ ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ﴾ (ابراہیم: ۲۸-۲۹)

”تم نے دیکھا ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی نعمت پائی اور اسے کفران نعمت سے بدل ڈالا اور (اپنے ساتھ) اپنی قوم کو بھی ہلاکت کے گھر میں جموٹک دیا۔ یعنی جہنم، جس میں وہ جھلسے جائیں گے اور وہ بدترین جائے قرار ہے۔“

اسی طرح اُس کا فرمان ہے:

﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (الانفال: ۲۵)

”اور بچو اس فتنے سے جس کی شامت مخصوص طور پر صرف انہی لوگوں تک محدود نہ رہے گی جنہوں نے تم میں سے گناہ کیا ہو اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔“

فرمانبرداری سے اعراض کا نتیجہ اختلاف، حالات کے انتشار اور فساد کے عمومی پھیلاؤ کی صورت میں نمودار ہوتا ہے اور اسی وقت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن سرخ چہرے کے ساتھ گھبرائے ہوئے گھر سے نکلے اور کہنے لگے: ”اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، عرب کے لئے اس شرکی وجہ سے ہلاکت ہے جو قریب آچکی ہے۔ آج یا جوں ماجوج کی دیوار میں اس قدر شکاف کر دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور اس

متنقل چادر لی اور اللہ کی کتاب میں نازل شدہ آیت کی بجا آوری کرتے ہوئے اور اس پر ایمان لاتے ہوئے اپنے اوپر چادر اوڑھ لی اور صبح کی نماز جناب رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ادا کرنے آئیں تو اوڑھنیوں کی وجہ سے یوں لگتا تھا کہ ان کے سروں پر کوئے بیٹھے ہیں۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: ”کیا تم آگ کے انگارے کی جانب پلکتے ہو اور اسے اپنے ہاتھ میں پہنتے ہو؟ پھر رسول اللہ ﷺ کے چلے جانے کے بعد اس آدمی کو کہا گیا کہ ”اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور اسے کسی دوسرے فائدے میں لے آؤ تو وہ کہنے لگا ”اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے پھینک دیا ہے تو میں اسے ہرگز نہ اٹھاؤں گا۔“

اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کیلئے قرآن عظیم کو بابرکت بنائے اور مجھے اور آپ سب کو اس کی آیات اور ذکر حکیم سے فائدہ پہنچائے۔

### دوسرا خطبہ:

حمد و ثناء کے بعد، مسلمانو! یاد رکھو کہ فرمانبرداری کی کچھ علامات ہیں جن میں سے نمایاں ترین علامت نماز قائم کرنا، مشاورت کرنا اور اللہ کے راستے میں خرچ کرنا ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾ (الشورى: ۳۸)

”جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں، ہم نے جو کچھ بھی رزق انہیں دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

تکبر، برتری کی ہوس اور عیش کوئی میں ڈوب جانا فرمانبرداری کے راستے کی رکاوٹیں ہیں۔ خواہش پرستی بھی فرمانبرداری کے لئے رکاوٹ بن جاتی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِن لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بَغْيَرٍ هَدًى مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ (القصص: ۵۰)

جاتا ہے۔ پہلے لوگوں نے فرمانبرداری میں مستعدی کا مظاہرہ کرنے میں ہمیشہ زندہ رہنے والی مثالیں چھوڑی ہیں۔ انہیں جو بھی کسی کام کے کرنے یا کسی فعل سے باز آنے کا حکم ملتا تو وہ بغیر کسی تردد کے فوراً فرمانبرداری کرتے اور اسے کسی مشاہداتی صورت یا محسوس فعل میں بدل ڈالتے، یہ صورت حال ان کے ایمان کی گہرائی اور بجا آوری کے اخلاص کا پتا دیتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ابو طلحہ اور فلاں فلاں آدمی کی جانب پیالہ بڑھا رہا تھا کہ میں نے اچانک ایک آواز لگانے والے کو سنا جو کہہ رہا تھا کہ ”آگاہ ہو جاؤ کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابھی تک ہمارے پاس نہ ہی کوئی آنے والا آیا تھا اور نہ ہی کوئی ہماری مجلس سے اٹھا تھا کہ ہم نے ساری شراب بہادی، مٹکے توڑ ڈالے، ہم میں سے کسی نے وضو کیا تو کسی نے غسل۔ ہم نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے خوشبو لگائی۔ پھر ہم مسجد کی جانب روانہ ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ یہ آیت پڑھ رہے تھے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (المائدة: ۹۰)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہ شراب اور جو اور یہ آستانے اور پانے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو، امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش کی عورتیں یقیناً فضیلت رکھتی ہیں، لیکن اللہ کی قسم! میں نے انصار کی عورتوں سے افضل اور اللہ کی کتاب کی تصدیق کرنے والی عورتیں نہیں دیکھیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ﴿وَلْيَضْحَكُوا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ﴾ (النور: ۳۱) ”اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آچل ڈالے رہیں۔“

تو مرد گھروں کو آئے اور ان کے بارے میں اللہ کا نازل شدہ فرمان تلاوت کیا، ہر آدمی اپنی بیوی، اپنی بیٹی، اپنی بہن اور اپنی ہر رشتے دار عورت کو اس آیت کی تلاوت سنانے لگا، چنانچہ ان میں سے ہر ایک عورت نے اپنی

کے ساتھ والی انگلی سے حلقہ بناتے ہوئے اشارہ کیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب خباثت زیادہ ہو جائے گی۔

وہ امت جو اپنے پروردگار کی وحی کی اتباع کرتی اور اپنے خالق کے حضور سر تسلیم خم کر دیتی ہے، اس کی حالت سدھر جاتی ہے، اس کی اجتماعی زندگی بہتری اور اصلاح کی جانب گامزن ہو جاتی ہے، امن و امان کی فراوانی اور خوش کن زندگی اس کا مقدر ہوتی ہے، اہل ایمان کے مابین سچی وحدت پروان چڑھتی ہے اور بغض و عداوت سے کنارہ کشی کر کے سب لوگ اللہ کی نعمت سے بھائی بھائی بن جاتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ

”باہمی محبت، شفقت اور ہمدردی میں اہل ایمان کی مثال ایک بدن کی سی ہے، جب اس کا ایک عضو جتلایں تو اس کا سارا بدن بے خوابی اور بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔“

اللہ بھی اپنے بندوں کی بات مانتا ہے جب کہ وہ اس کی ہمت مانیں، البتہ وہ قبولیت کو اپنی حکمت پر مبنی تقدیر کے سبب اس کے مخصوص وقت میں وقوع پذیر کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”تم میں سے کسی بھی شخص کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی نہ کرے اور یوں نہ کہنے لگے کہ ”میں نے دعا کی تھی لیکن قبول نہ ہوئی۔“ (بخاری و مسلم) چنانچہ اللہ اس شخص کی پکار قبول کرتا ہے جو اس کی بات مانے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿لَا أُصِغُّ عَمَلٌ غَامِلٌ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ﴾ (آل عمران: ۹۵)

”جواب میں ان کے رب نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں خواہ مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔“

جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری میں خلل آجائے تو ان کیلئے اللہ کی جانب سے قبولیت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور انہیں انہی کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جسے اللہ (اپنی حفاظت سے نکال کر) اسی کے سپرد کر دے، وہ نقصان اٹھاتا، کمزور پڑ جاتا اور ذلیل و خوار ہو



حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فہم سلف کی روشنی میں:

اب ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وضاحت کیے دیتے ہیں۔ سلف صالحین جو اہل سنت والجماعت کے سرخیل ہیں، انہوں نے اس حدیث کو حقیقت پر ہی محمول کیا ہے، یعنی اس حدیث کو بغیر کسی تاویل کے جوں کی توں قبول کیا ہے۔ البتہ یہ بات سمجھنے کے لائق ہے کہ اس حدیث کا اصل معنی ہے کیا؟ دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں: یا یہ مراد لیا جائے کہ (معاذ اللہ) خود اللہ تعالیٰ ولی کے کان، آنکھ، ہاتھ اور ٹانگ بن جاتا ہے، دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ ولی اور ولی اللہ تعالیٰ بن جاتا ہے۔ یا یہ مراد لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ ولی کے کان، آنکھ، ہاتھ اور اس کی ٹانگ کو اس انداز میں درست کر دیتا ہے کہ اُس کا ادراک اور عمل اللہ رب العزت کی نصرت و تائید کے ساتھ اُس کی خوشنودی کا باعث بن جاتا ہے۔

بلاشبہ پہلا قول درست نہیں۔ نہ اس حدیث کا حقیقی معنی یہ ہے، نہ سیاق کلام اس کا متقاضی ہے۔ اہل عقل و تدبر اس سے خوب واقف ہیں۔ خود یہ حدیث دو طرح سے اس قول کو رد کرتی ہے؛ اول یہ کہ اللہ کا فرمان ہے: ”میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں.....“ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اگر وہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ طلب کرے تو میں ضرور اسے پناہ دیتا ہوں.....“ غور فرمائیں کہ اس حدیث میں میرے بندے کے الفاظ استعمال کر کے اللہ تعالیٰ نے بندے کا عابد اور اپنے آپ کو معبود ثابت کیا ہے۔ بندے کے قرب حاصل کرنے کی کیفیت کو ذکر کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ ایک شخص وہ ہے جو قرب چاہتا ہے اور ایک ذات وہ ہے جس کا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ بندے کے سوال کرنے اور اپنے عطا کرنے کا تذکرہ فرما کر اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ ولی سوائی اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔ بندے کے پناہ کا سوال کرنے اور اپنے پناہ دینے کے تذکرے کا مقصود یہ ہے کہ ولی پناہ کا طلب گار اور اللہ تعالیٰ پناہ دینے والا ہے۔ یوں حدیث کا سیاق کلام یہ بتاتا ہے کہ ولی اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہر اعتبار سے دو الگ الگ چیزیں اور ذاتیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے جدا ہے۔ ممکن نہیں کہ

نوافل سے قربِ الہی اور عقیدہ وحدت الوجود!

تحریر: جناب غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نقلی عبادت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ فرائض میں کمی گئی کسی کو تاحی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حمیم داری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(( إِنَّ أَوَّلَ مَا يَحَاسِبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةَ، فَإِنْ وَجَدَ صَلَاتَهُ كَامِلَةً كَتَبَتْ لَهُ كَامِلَةً، وَإِنْ كَانَ فِيهَا نَقْصَانٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلائِكَتِهِ: انظُرُوا هَذَا الْعَبْدَ مِنْ تَطَوُّعٍ ؟ فَأَكْمَلُوا لَهُ مَا نَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ، ثُمَّ الزَّكَاةَ، ثُمَّ الْأَعْمَالَ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ )) (مسند الإمام أحمد: ١٠٢/٢، سنن أبي داود: ٨٦٦، سنن ابن ماجه: ١٣٢٦، مسند الدارمي: ١٣٦٢، المسند كبرى للمصنفين للحاكم: ١٣٢٧، ١٣٢٨، سنن الكبير للمصنفين: ١٣٨٤/٢، التمهيد لابن عبد البر: ٨٠/٣٠، وسند صحيح)

”سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب کیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر نماز مکمل ہوئی تو اس کے لیے مکمل لکھ دی جائے گی اور اگر اس میں کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائے گا: دیکھو! کیا میرے بندے کی کوئی نغلی نماز ہے؟ اس کے لیے اس کی فرض نمازوں کو مکمل کر دو۔ پھر زکوٰۃ، پھر باقی تمام اعمال کا حساب اسی طرح کیا جائے گا۔“

خود راوی حدیث سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَوَّل ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة المكتوبة، فإن أتمّها وإلا قيل: انظروا هل له من تطوّع؟ فأكملت الفريضة من تطوّعه، فإن لم تكمل الفريضة ولم يكن له تطوّع أخذ بطريقه ففقد به في النار - (مصنف ابن أبي شيبة: ١٠٩/١٠٨/١٤٤١/١١)

١١٢، السنن الكبرى للبيهقي: ٣٨٧/٢، وسنده صحيح

”قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کی فرض نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر اس نے اُسے مکمل کیا ہوگا تو دُستِ در نہ کہا جائے گا: دیکھو، کیا اس کی کوئی نفلی نماز ہے؟ اس کی فرض نماز کو نفل کے ساتھ مکمل کر دیا جائے گا۔ اگر فرض مکمل نہ ہوا اور نفلی نماز بھی نہ ہوئی تو اسے دونوں طرف سے پکڑ کر آگ میں بھنک دیا جائے گا۔

نفل نماز کے فوائد و اہمیت سے کون واقف نہیں؟  
ایمان نیکی کرنے سے بڑھتا اور بُرائی کرنے سے گھٹتا  
ہے۔ چار رکعت نماز نفل پڑھنے والے کا ایمان دو رکعت  
نفل پڑھنے والے سے زیادہ ہوگا۔ نوافل جہاں اللہ رب  
العالمین کے قرب کا ذریعہ ہیں وہاں گناہوں سے بچنے کی  
ڈھال بھی ہیں کیونکہ نیکی، نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور  
بُرائی، بُرائی کی طرف کھینچتی ہے۔

نوافل اللہ تعالیٰ کی یاد کا بہترین طریقہ ہیں۔ ان کی ادائیگی سے انسان کے ظاہر و باطن کی تطہیر ہوتی ہے۔ نفلی عبادت انسانی زندگی میں انقلاب برپا کر دیتی ہے۔ اس سے ایک موحد و صحیح العقیدہ مسلمان اعمالِ صالحہ کی طرف راغب ہوتا ہے۔ نفلی عبادت جہاں تزکیہ نفس اور ایمان پر محافظت کا باعث ہے وہاں اس سے تقویٰ کو جلاء نصیب ہوتی ہے۔ اس سے انسان پر اللہ رب العزت کی نعمتوں کی بوچھاڑ ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نفلی عبادت کی فضیلت و اہمیت اور فوائد کو یوں بیان فرمایا ہے:

« وما زال عبيدي يتقرب إليَّ بالأنوافل حتى أحبيته، فكنت سمعه الذي يسمع به، وبصره الذي يبصر به، ويده التي يبطش بها، ورجله التي يمشي بها، وإن سألني لأعطينه، ولئن استعاذني لأعيذنه » (صحيح البخاري ٩٦٣/٢، ج: ٦٥٠٢)

”میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ طلب کرے تو میں ضرور اُسے پناہ دیتا ہوں۔“

عين العبد، واحتسبوا بمحيي جبريل في صورة  
دحية، قالوا: فهو روحاني خلع صورته وظهر  
بمظهر البشر، قالوا: فالله أقدر على أن يظهر في  
صورة الوجود الكلّي أو بعضه، تعالى الله عما  
يقول الظالمون علواً كبيراً۔

”وحدت الوجود کے قائلین نے سمجھ لیا ہے کہ یہ الفاظ  
حقیقت پر مبنی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا عین  
ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے جبریل علیہ السلام کے  
دحیہ جبریل کی صورت میں آنے سے دلیل لی ہے۔ ان  
کا کہنا ہے کہ جبریل علیہ السلام روحانی تھے لیکن انہوں نے  
اپنا روحانی لباس اتارا اور بشر کے لباس میں آ  
گئے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ قدرت رکھتا ہے کہ وہ کل یا  
بعض کے وجود میں ظاہر ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ان  
ظالموں کی باتوں سے بہت بلند ہے۔“

(فتح الباری لابن حجر: ۱۱/۳۴۴)

⑤ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۷۸۵۲-۷۸۷۳ھ) فرماتے ہیں:

وحمله بعض أهل الزيف على ما يدعون من أن  
العبد إذا لازم العبادة الظاهرة والباطنة حتى  
يصفى من الكدورات أنه يصير في معنى الحق،  
تعالى الله عن ذلك، وأنه يفنى عن نفسه جملة  
حتى يشهد أن الله هو الذاكر لنفسه الموحد  
لنفسه المحب لنفسه ..... وعلى الأوجه  
كلها فلا متمسك فيه للاتحادية ولا القائلين  
بالوحد المطلقة لقوله في بقية الحديث: ((ولئن  
سألني ..... ولئن استعاذني ))، فإنه  
كالصريح في الرد عليهم۔

”بعض گمراہ لوگوں نے اس حدیث کو اپنے اس  
دعوے پر دلیل بنایا ہے کہ بندہ جب ظاہری اور باطنی  
عبادت کی پابندی کرتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے  
صاف ہو جاتا ہے تو وہ (نحوذ باللہ) حق تعالیٰ کے  
معنی میں ہو جاتا ہے۔ وہ بندہ اپنے نفس میں بالکل فنا  
ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ گواہی دینے لگتا ہے کہ  
اللہ تعالیٰ اپنا ہی ذکر کرتا ہے، اپنے آپ کی ہی توحید  
بیان کرتا ہے، اپنے آپ سے ہی محبت کرتا  
ہے۔ ..... ان سب صورتوں میں وحدت  
الوجودیوں اور مطلق وحدت کے قائل لوگوں کے لیے  
اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ حدیث کے  
باقی الفاظ میں یہ بھی ہے کہ اگر بندہ مجھ سے سوال

تعالیٰ کی مدد و نصرت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ اللہ  
تعالیٰ اس کے اعمال کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔  
جب اللہ تعالیٰ اپنے ولی کے ساتھ یہ معاملہ کرتا ہے تو ولی  
اخلاص کا پیکر بن جاتا ہے۔ اس کا ہر عمل خالص اللہ کے  
لیے ہو جاتا ہے۔

سلف صالحین کی یہی تفسیر و تشریح ہے اور یہی قول  
حدیث کے ظاہری و حقیقی معنی کے بھی موافق ہے۔ سیاق  
کلام سے بھی یہی معنی متعین ہوتا ہے۔ اس میں نہ کوئی  
تاویل ہے نہ تحریف۔ واللہ الحمد والمنة!

دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث، جناب انور شاہ کشمیری  
دیوبندی صاحب اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

وهنا بحث للصوفية في فضل القرب بالنوافل  
والقرب بالفرائض، فقالوا: إن العبد في القرب  
الأول يصير جارحة لله جلّ محدة، والله  
سبحانه نفسه يكون جارحة لعبده في القرب  
الثاني ..... قلت: أما كون الله تعالى جارحة  
للعبد في القرب بالنوافل فذلك نص الحديث۔

”یہاں صوفی لوگ نوافل اور فرائض کی وجہ سے قرب  
الہی کے بارے میں ایک بحث کرتے ہیں۔ ان کا کہنا  
ہے کہ پہلے قرب (فرائض کی وجہ سے قرب) میں  
بندہ اللہ تعالیٰ کا عضو بن جاتا ہے اور دوسرے قرب  
(نوافل کی وجہ سے قرب) میں خود اللہ تعالیٰ بندے کا  
عضو بن جاتا ہے ..... میں کہتا ہوں کہ نوافل کے  
ساتھ قرب کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کا  
عضو بن جانا تو حدیث کے الفاظ ہیں۔ .....“ (فیض  
الباری للکشمیری: ۳/۴۲۷، ۴۲۸)

اس حدیث کی جو تشریح و تفسیر اہل سنت والجماعت  
نے کی ہے، اس کے بارے میں کشمیری صاحب کے  
تاثرات یہ ہیں: وهذا عدول عن حق الالفاظ، وفي  
الحديث لعمدة إلى وحدة الوجود ”یہ تفسیر الفاظ کے  
حق سے ہٹ کر کی گئی ہے۔ اس حدیث میں وحدت  
الوجود (خالق اور مخلوق کا وجود ایک ہونے) کی طرف  
اشارہ ہے۔“ (فیض الباری للکشمیری: ۳/۴۲۸)

اب ملاحظہ فرمائیں کہ اہل علم نے اس حدیث سے  
کیا سمجھا ہے۔

⑥ علامہ طوئی کہتے ہیں:

والاتحادية زعموا أنه على حقيقته، وأن الحق

کوئی ایک دوسرے کا کوئی صفت یا جزو بن جائے۔ لہذا  
اس حدیث کی مراد ہرگز یہ نہیں کہ (معاذ اللہ) خود اللہ  
تعالیٰ اپنے ولی کا کان، ہاتھ وغیرہ بن جاتا ہے یا اس میں  
داخل ہو جاتا ہے یا ولی ہی اللہ بن جاتا ہے۔ .....

دوسری بات یہ ہے کہ ولی کے کان، آنکھ اور ٹانگ  
ساری چیزیں اوصاف یا اجزاء ہیں۔ اس بات سے کسی کو  
انکار نہیں کہ مخلوق کا وجود حادث ہے، یعنی ایک وقت تھا  
کہ ان کا وجود نہیں تھا اور ایک وقت آنے پر وہ دوبارہ فنا  
ہو جائیگی۔ ممکن نہیں کہ کسی عقل مند کا ذہن اس بات کو  
قبول کر سکے کہ خالق جو ازل سے ہے اور جس سے پہلے  
کوئی چیز نہ تھی وہ کسی فانی مخلوق کا کان، آنکھ، ہاتھ اور  
ٹانگ بن جائے۔ نیز مخلوق کے اعضاء فانی ہیں۔ ان میں  
تغیر و تبدل آتا رہتا ہے، ان میں نشو و نما، بڑھوتری،  
تکست و ریخت اور نقصان کی کیفیات طاری ہوتی رہتی  
ہیں۔ اگر حدیث کا معنی یہ سمجھا جائے کہ (معاذ اللہ) خود  
اللہ تعالیٰ اپنے ولی کا کان، ہاتھ، آنکھ اور ٹانگ بن جاتا  
ہے تو ذات باری تعالیٰ کو تغیر و تبدل کا محل ماننا لازم آئے گا  
جو کہ صریح کفر ہے۔ اولیاء اللہ کو موت آتی ہے تو کیا اللہ  
تعالیٰ کے لیے موت ممکن ہے؟

رسول اللہ ﷺ جو کائنات کے سب سے بڑے  
ولی اللہ ہیں ان کے دانت مبارک شہید ہو گئے تھے۔  
صحابہ کرام جن کی ولایت میں کسی مسلمان کو کوئی شبہ نہیں،  
ان کے اعضاء مثلاً ہاتھ، بازو، ٹانگیں، کان اور ہاتھ کفار  
کے مقابلے میں کٹ گئے تھے۔ کیا کوئی عقل مند یہ کہہ سکتا  
ہے کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کٹ سکتا ہے یا زخمی ہو سکتا  
ہے یا اس کو کوئی بیماری یا خرابی لاحق ہو سکتی ہے؟ تو پھر یہ  
معنی کیسے درست ہو سکتا ہے؟ اور اس معنی کو اس حدیث کا  
حقیقی اور ظاہری معنی قرار دیا جاسکتا ہے؟ قطعاً ایسا ممکن  
نہیں بلکہ یہ ایسی بات ہے جس کے تصور سے بھی نفوس  
نفرت کرتی ہیں، زبان اس بات کو فرضی طور پر بھی بولنے  
سے قاصر ہے۔

جب یہ معنی غلط ہو گیا تو دوسرا معنی خود بخود  
درست ثابت ہو گیا کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ اللہ  
تعالیٰ اپنے ولی کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں کے اعمال کو  
اس طرح درست فرما دیتا ہے کہ ولی کے سب کام اللہ  
تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے خاص ہو جاتے ہیں اور اللہ



﴿الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحَسَنَىٰ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾

(الرعد: ۱۸)

”جن لوگوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر لی ہے ان کے لیے بھلائی ہے اور جنہوں نے اسے قبول نہ کیا وہ اگر زمین کی ساری دولت کے بھی مالک ہوں اور اتنی ہی اور فراہم کر لیں تو وہ خدا کی پکڑ سے بچنے کے لیے اس سب کو فدیہ میں دے ڈالنے پر تیار ہو جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، بہت ہی برا ٹھکانا۔“

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، کفر اور کافروں کو ذلیل کر دے اور اے اللہ! اپنے اور دین کے دشمنوں کو برباد کر دے اور اے اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو امن و اطمینان عطا فرما۔

اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کا اور اس کے قریب کر دینے والے ہر قول و عمل کا سوال کرتے ہیں اور ہم جہنم سے اور اس کے قریب لے جانے والے ہر قول و عمل سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

اے اللہ! ہمارے لئے ہمارا دین سدھار دے جو ہماری پناہ گاہ ہے، ہمارے لئے ہماری دنیا بھی سنوار دے جس میں ہماری معاش کا سامان ہے، ہمارے لئے ہماری آخرت بھی بہتر بنا دے جہاں ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ زندگی کو ہمارے لئے ہر بھلائی میں اضافے کا اور موت کو ہر شر سے راحت کا سبب بنا۔ آمین یا رب العالمین!

### اہل حدیث پوتھ فورس پاکستان کا انتخابی اجلاس

اہل حدیث پوتھ فورس پاکستان کی مجلس شوریٰ کا

اجلاس مورخہ ۲ نومبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مرکز ابن قاسم ملتان میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجلاس کے مہمان خصوصی سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ہوں گے۔

منجانب: نعمت اللہ ظفر ناظم انتخابات اہل حدیث پوتھ فورس

0300-6209465

(جامع العلوم والحکم لابن رجب: ۶۸۴)

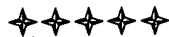
⑤ علامہ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هذه أمثال والمعنى - والله أعلم - توفيقه في الأعمال التي باشرها بهذه الأعضاء وتيسير المحبة له فيها بأن يحفظ جوارحه عليه ويعصمه من موافقة ما يكرهه الله تعالى من الإصغاء إلى اللهو مثلاً، ومن النظر إلى ما نهى عنه، ومن البطش بما لا يحل له، ومن السعي في الباطل برحلة -

”یہ تمثیلیں ہیں، معنی یہ ہے کہ ان اعمال سے بندہ جو اعمال کرتا ہے ان میں اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل ہو جاتی ہے اور ان اعمال کے ذریعے اس کی رضا کا حصول بندے کے لیے اس طرح آسان ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے اعضاء کی حفاظت کرتا ہے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضی والے کاموں سے بچاتا ہے مثلاً غلط باتوں کو سننا اور اللہ تعالیٰ کی منع کردہ چیزوں کو دیکھنا، حرام چیزوں کو پکڑنا اور باطل کاموں کی طرف پاؤں کے ساتھ چلنا وغیرہ۔“

(عمدة القاري بشرح صحيح البخاري للعيني المحنفي: ۵۷۷/۱۵)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نوافل کے ذریعے اپنا قرب نصیب فرمائے اور ہمیں تادم زیت اسی عقیدے و منہج پر قائم رکھے، جو قرآن و سنت کی روشنی میں سلف صالحین نے متعین فرمایا ہے۔



### بیتہ اللہ اور رسول کے حکم کی بجا آوری

”اب اگر وہ تمہارا یہ کہا نہیں مانتے تو سمجھ لو کہ دراصل یہ اپنی خواہشات کے پیرو ہیں، اور اُس شخص سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جو خدا کی ہدایت کے بغیر بس اپنی خواہشات کی پیروی کرے؟ اللہ ایسے خالموں کو ہرگز ہدایت نہیں بخشتا۔“

برادران اسلام! جو اللہ کی فرمانبرداری کرے، بہترین بدلہ پاتا ہے اور جو منہ پھیرے، نافرمانی کرے اور بجا آوری کا راستہ نہ اپنائے اس کا بہت ہی برا انجام ہے، اس کی جمعیت اور اس کا مال اسے کوئی فائدہ نہ دے سکے گا خواہ فدیہ میں دینے کیلئے زمین کے بقدر اور اس جتنا اور سوتا لے آئے۔ اللہ کا فرمان ہے:

کرے..... اگر بندہ مجھ سے پناہ مانگے۔ یہ الفاظ ان کے رد میں بہت واضح ہیں۔“

(فتح الباری لابن حجر: ۳۴۱/۱۱-۳۴۵)

⑥ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۴۷-۷۹۵ھ)

فرماتے ہیں:

فمتمى امتلاء القلب بعظمة الله تعالى محاذ ذلك من القلب كل ما سواه، ولم يبق للعبد شيء من نفسه وهو، ولا إرادة إلا لما يريد منه مولاه، فحينئذ لا ينطق العبد إلا بذكره ولا يتحرك إلا بأمره، فإن نطق نطق بالله، وإن سمع سمع به، وإن نظر نظر به، وإن بطش بطش به، فهذا هو المراد بقوله: (( كنت سمعه الذى يسمع به، وبصره الذى يبصر به، ويده التى يبطش بها، ورجله التى يمشى بها ))، ومن أشار إلى غير هذا فإنما يشير إلى الإلحاد من الحلول والاتحاد، والله ورسوله بريئان منه -

”جب دل اللہ تعالیٰ کی عظمت سے لبریز ہو جاتا ہے تو اس سے اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز مٹا دیتا ہے اور بندے کی کوئی اپنی خواہش اور اپنا کوئی ارادہ باقی نہیں رہتا سوائے اس کے جس کا اس سے اس کا آقا چاہتا ہے۔ اس وقت بندے کی زبان سے اسی کا ذکر جاری ہوتا ہے اور وہ اسی کے حکم سے حرکت کرتا ہے۔ اگر بولے تو اسی کی رضا کے مطابق بولتا ہے، اگر سنے تو اسی کی رضا کے مطابق سنتا ہے، اگر دیکھے تو اسی کی رضا کے مطابق دیکھتا ہے، اگر پکڑے تو اسی کی رضا کے مطابق پکڑتا ہے۔ یہ ہے مراد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی: (( كنت سمعه الذى يسمع به، وبصره الذى يبصر به، ويده التى يبطش بها، ورجله التى يمشى بها )) کہ میں اس (ولی) کا وہ کان بن جاتا ہے جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ بن جاتا ہے جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے۔ جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مطلب و مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے یقیناً وہ حلول اور وحدت الوجود کی صورت میں الحاد و بے دینی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اللہ واس کا رسول اس سے بری ہیں۔“

عظمت السانی کا دوسرا وصف :

# عظمت انسان کے تین اوصاف!

جناب مولانا عبد الرشید شاہد

﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا سُبْحَنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا بِمَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾﴾ (سورة البقرة آیات 31: 32)

”اور سکھا دیئے آدم کو سب کے سب نام پھر پیش کیا

یہ علم ہی ہے جو اس خاک کے پتے کو یہ پہچان  
کراتا ہے کہ معبود برحق اور مبودِ حقیقی جو ہے وہ صرف اور  
صرف اللہ کی ذات ہے۔ باقی ساری جو یہاں وہاں،  
جہاں کہاں اور ادھر ادھر، بکھری پڑی یہ کائنات ہے،  
آفتاب و مہتاب کی صورت میں، حجر و شکر کی شکل میں، مندی  
و نالوں کی شکل میں، چرند و پرند اور چوپاؤں کی شکل میں، یہ  
ساری کی ساری تمھاری خادم ہے اور تمھارے لئے ہی تخلیق و  
تخیر ہوئی ہے، بس تم ذرا اسے نگاہ بلند سے دیکھو۔  
اس وقت اس کائنات ارضی میں جتنے بھی مروجہ



ہے اور وہ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ وہ اس راز سے بالکل واقف نہیں کہ جن دُئس کو اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا، اس لئے ہم نے اُس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾

(سورۃ الذُّرِیَّتِ آیت 56)

”اور نہیں پیدا کیا میں نے جنوں اور انسانوں کو مگر اسلئے کہ وہ میری عبادت کریں۔“

جو فہم، اور اراک، بصیرت اور شعور قرآن سے ملتا ہے وہ سائنس و ٹیکنالوجی وغیرہ کے کسی بھی علم سے نہیں۔ اس لئے سائنس و ٹیکنالوجی، اقتصادیات، معاشیات، نفسیات، فلسفیات، لسانیات اور سیاسیات کے بڑے بڑے ماہرین ایسے بھی نظر آئیں گے کہ جو اللہ رب العزت کی ذات ہی کے منکر ہیں۔ ان میں پتھروں کی موتیوں کو پونے والے بھی ملیں گے تو کوئی حجر و شجر کو بھی۔ کوئی بندروں اور گائیوں کو پونے والے بھی ملیں گے تو کوئی آفتاب و مہتاب کو بھی۔ کوئی ستاروں کی پوجا پاٹ میں لگے ہوئے بھی نظر آتے ہیں تو کوئی آگ کو اپنا موجد و موجد اور اللہ سمجھ کر پرستش کرتے ہوئے بھی۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ سائنس و ٹیکنالوجی، اقتصادیات، معاشیات، نفسیات، فلسفیات اور سیاسیات کا علم سب کچھ دینے کے باوجود انہیں یہ شعور ہی نہیں دے سکا کہ ان کا اور اس کائنات کا خالق و مالک اور رازق کون ہے اور عبادت کا حق دار کون ہے؟ اس لئے ماسوا قرآن اور اسلام کے دنیا جہاں کا کوئی علم بھی انسان کو وہ شعور نہیں دے سکتا جس سے یہ انسان اپنے خالق حقیقی کو پہچان سکے اور حق و باطل میں فرق کر سکے۔

یہ شعور صرف اور صرف قرآن ہی سے ملتا ہے کہ میرے نفس کے مجھ پر کیا حقوق ہیں۔ میرے والدین کے، بہن بھائیوں کے، اپنے اہل و عیال کے، عزیز واقارب کے، دوست و احباب کے اور ہمسایوں کے کیا کیا حقوق ہیں۔ میرے پیدا کرنے والے کے مجھ پر کیا حقوق ہیں اور میرے لئے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے؟ یہ علم قرآن ہی ہے جو انسان کو نہ صرف زندگی گزارنے کے سلیقہ و طریقہ کا شعور دیتا ہے بلکہ انسان کو انسانوں کے

حقوق، جانوروں کے حقوق اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کا شعور بھی عطا کرتا ہے۔

چنانچہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب مٹی کے ان پتلوں کو علم قرآن کی بدولت روحانی اور ایمانی شعور نصیب ہوا تو پھر یہ وہی انسان جو کبھی بھاری درخت، گھنے جنگل، راستہ کا مٹی بلیوں اور اوپر اڑتے ہوئے کوؤں کے شیدول کا پابند تھا ایک نئی شان سے اٹھا اور عرطلات اسکے گھوڑوں کی آماجگاہ بن گیا۔ ایسے ہی برق توحید سے شرارہ بن چکے عقبہ بن نافع کسی ساحل پر گھوڑے پر بیٹھے یہ کہتے ہیں کہ اے جرأت ایمانی دینے والے! کاش میری معلومات میں یہ ہوتا کہ اس پانی کے پار بھی کوئی سرزمین ہے تو میں اس نیلے پانی کو پایاب کر چھوڑتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ جسے شعور کی یہ دولت عطا کر دے وہ اُس کا جتنا بھی شکر ادا کرے، کم ہے۔

### مظمت انسانی کا تیسرا وصف اور خوبی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندے میں جو تیسری خوبی پیدا فرمائی وہ ہے ایثار و قربانی کا جذبہ۔ یہ بھی ایک ایسی خوبی ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے علاوہ کسی کو عطا نہیں کی۔ جذبہ ایثار وہ جذبہ ہے جس سے انسان اپنی ذات پر..... دوسروں کی ذات کو اپنی خواہشات پر..... دوسروں کی خواہشات کو اپنی ضروریات پر..... دوسروں کی ضروریات کو اپنی تکلیف و دکھ پر..... دوسروں کی تکلیف و دکھ کو اپنی بھوک و پیاس پر..... دوسروں کی بھوک و پیاس کو حتیٰ کہ اپنی ذات پر..... دوسروں کی ذات کو اہم سمجھتے ہوئے ترجیح دیتا ہے۔ یہی ایک سچے اور حقیقی مسلمان، مومن کی شان اور آن ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ اپنے مومن بھائی کا خیال رکھتا ہے۔ جہاں ضرورت پڑے تو یہ ایثار و قربانی کا اظہار کرتے ہوئے اک نئی داستان بھی رقم کرتا ہے۔

### صحابہ کرام علیہ السلام کے ایثار و قربانی کی لازوال مثالیں

نبی کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کر کے تعلیم پانے والے ان وفا شعاروں، فدا کاروں اور جانشینوں نے ایثار و قربانی کی ایسی ایسی داستانیں اور مثالیں رقم کی ہیں کہ تاریخ انسانی انکی نظیر پیش نہیں کر سکتی۔ جنگ یرموک کی ایسی ہی ایک مثال آج

بھی تاریخ کے صفحات پر جگمگا رہی ہے۔ چنانچہ ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس جنگ کے شعلے جب ذرا دم مہم ہوئے تو میں اپنے چچا کے بیٹے کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا۔ تلاش کرتے کرتے اچانک میری نظر اس پر پڑی اور میں نے دیکھا کہ وہ زخموں سے جھلٹی موت و حیات کی کشمکش میں پڑا ہوا ہے۔ میں جب اس کے قریب ہوا تو اس نے پانی مانگا، میں جلدی سے گیا اور پانی لے کر آیا۔ پانی کا پیالہ اس کے قریب کیا ہی تھا کہ دوسری طرف سے آواز آئی۔۔۔۔۔ پانی پانی، میرے چچا کے بیٹے نے جب یہ آواز سنی تو پانی کا پیالہ اپنے منہ سے دور کرتے ہوئے کہا کہ یہ پانی میرے اُس بھائی کو پلا دو کیونکہ میرے اس بھائی کو اس پانی کی مجھ سے زیادہ ضرورت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں یہ پیالہ لے کر جب اُس کے پاس پہنچا اور پانی اسے پلانے ہی لگا تھا کہ ایک اور آواز آئی پانی پانی، فرماتے ہیں کہ اس مجاہد نے بھی جب یہ آواز سنی تو یہ کہتے ہوئے پانی پینے سے انکار کر دیا کہ وہ میرا بھائی مجھ سے زیادہ زخمی ہے اس لئے اس پانی کا وہ مجھ سے زیادہ حق دار ہے، تم یہ پانی اسے پلا دو۔ ابوجہم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پیالہ پکڑے دوڑ کر اس کے قریب گیا تو میرے پہنچنے سے پہلے ہی وہ مجاہد اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر کے جام شہادت نوش کر چکا تھا۔ میں جلدی سے واپس پہلے کے پاس پلٹا تا کہ یہ پانی اب اُس کے کام آسکے لیکن میرے پہنچنے سے قبل ہی اسکی جان بھی قصصِ غصصری سے نکل کر دارالبقاء کی طرف پرواز کر چکی تھی۔ فرماتے ہیں کہ میں پانی کا پیالہ لیکر جلدی سے اپنے چچا کے بیٹے کے پاس واپس آیا تا کہ یہ پانی اب اُسے پلاسکوں لیکن میرے آنے سے پہلے ہی اسکی روح بھی اس غلہ بریں کی طرف جا چکی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

قارئین کرام! ذرا غور فرمائیں کہ ایک وہ مسلمان تھے کہ اپنے حق سے دستبردار ہو کر وہ حق اپنے مسلمان بھائی کو دے دیتے تھے، ایک ہم مسلمان ہیں کہ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے حق پر ڈاکے مار رہے ہیں اور دوسروں کے مال ناحق ہڑپ کر رہے ہیں۔ وہ بھی مسلمان تھے کہ جو اپنی ذات سے زیادہ اپنے مومن بھائی کو ترجیح دیتے تھے۔ ایک ہم مسلمان ہیں کہ جنہیں اپنی ذات کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ آئیے اور سوچئے کہ یہ ایثار و

عظمت، مرتبت، رفعت، مقام اور شان میں آگے لے جاتے ہیں۔ جس بد بخت میں یہ اوصاف پیدا نہ ہو سکیں وہ چاہے کتنا بڑا بھی سائنس و ٹیکنالوجی، اقتصادیات، معاشیات، فلسفیات، لسانیات اور نفسیات کے علوم کا ماہر ہی کیوں نہ ہو اس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ صَلَّيْ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَا يَبْصُرُونَ بِهَا وَلَا يَسْمَعُونَ بِهَا ط أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿۱۷۹﴾﴾ (سورة الاعراف آیت ۱۷۹)

”اور ہم نے بہت سے جن اور انسان جنہم کیلئے پیدا کیے ہیں، ان کے دل تو ہیں جن کے ساتھ وہ سمجھتے نہیں، اور اُن کی آنکھیں تو ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں، ان کے کان تو ہیں جن کے ساتھ وہ سنتے نہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو چوپاؤں (ڈنگروں) جیسے ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ (بدتر) بھٹکے ہوئے ہیں، یہی ہیں وہ لوگ جو بالکل بے خبر ہیں۔“

آخر میں میں بس یہی کہنا چاہوں گا کہ اللہ کے قرآن کی روشنی میں جو بات واضح ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ جس علم سے انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت و پہچان حاصل کر کے اپنے دل کو اس کے ذکر سے منور نہ کر سکے یا جس دل میں کسی دوسرے کی خیر خواہی اور ہمدردی کا جذبہ پیدا نہ ہو سکے، جو شعور انسان کو انسان کے اور اللہ کے قریب نہ کر سکے یا جو شعور انسان کو اللہ کی عبادت اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی طرف لیکر نہ آ سکے اور جن کے کان اللہ کے حکم اور کسی مجبور کی آہ و بکا کی طرف مائل نہ ہو سکیں، جن کی آنکھیں زمین و آسمان میں پھیلی ہوئی قدرت کی لاتعداد نشانیاں نہ دیکھ سکیں اور کسی مصیبت کے مارے ہوئے انسان کے چہرے پر مصائب و آلام کی تحریر نہ پڑھ سکیں، جن کی آنکھیں کسی کے چہرے پر بکھرے ہوئے دکھ و اضطراب کی کیفیت کا اندازہ نہ کر سکیں۔ تو ایسے آدمی اگرچہ دیکھنے میں تو انسان ہیں، مسلمان ہیں مگر درحقیقت وہ ان چوپاؤں اور جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ وہ مسلمانی کے لبادے میں اور انسان کے لباس میں درندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حق بات سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ﷺ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا: اے ابو طلحہ! تم دونوں میاں بیوی کا عمل یعنی مہمان نوازی اور ایثار دیکھ کر اللہ بھی عرش بریں پر ہنس دیے اور تمہاری شان میں اس آیت کو نازل کر دیا ہے۔

﴿وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُجْزَوْنَ مَن هَاجَرُوا إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقِ شَخْخِ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (سورة الاحقر بارہ ۲۸)

”اور (انکے لئے) جنہوں نے ان سے پہلے اس گھر میں اور ایمان میں جگہ بنالی ہے، وہ ان سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے اُن کی طرف آئے ہیں اور اپنے سینوں میں اس چیز کی خواہش نہیں پاتے جو ان (مہاجرین) کو دی جائے اور وہ اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں خواہ انہیں خود کتنی ہی حاجت کیوں نہ ہو، اور جو چاہا لیا گیا اپنے نفس کی حرص سے تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔“

آج پھر اس اُمت مسلمہ کو ایسے ہی جذبہ ایثار کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے خلوص دل سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں بھی ایثار و قربانی کا ایسا ہی جذبہ پیدا فرمادے۔۔۔۔۔ آمین۔

**رہبر دو جہاں ﷺ کے اپنے ایثار کا عالم کیا ہوگا؟**

قارئین کرام! میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تربیت لینے والوں کی اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایثار و قربانی کی اس طرح کی مثالیں پڑھتا ہوں تو میرا ذہن یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور شاگردان صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایثار و قربانی کا اگر یہ عالم ہے کہ کائنات ان کی مثال پیش نہیں کر سکتی تو پھر نبی ﷺ کی اپنی نرم دلی، رحم دلی اور ایثار کا عالم کیا ہوگا؟

**یہ چند اوصاف انسان کو انسانیت کے مقام پر فائز کرتے ہیں:**

قارئین کرام! یہی وہ چند اوصاف ہیں جو ایک انسان کو دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتے ہیں اور انسان کو اشرف المخلوقات کے مقام پر فائز کرتے ہیں۔ اس انسان کو آسمان کے قدسی صفات فرشتوں سے بھی عزت،

قربانی کوئی معمولی نہیں کہ جب سورج سے برستی آگ کی گرمی کی شدت اور تپتی ہوئی ریت کی حدت کی وجہ سے زبان خشک اور حلق جج رہا تھا۔ بدن سے خون کا ایک ایک قطرہ تپتی ہوئی ریت میں جذب ہو رہا تھا۔ جسم پر لگنے والے لاتعداد زخموں پر کسی مرہم کی بجائے ان میں تپتی ہوئی ریت پڑ رہی تھی اور تکلیف سے آنکھیں پتھرا چکی تھیں اور وہ لمحہ بہ لمحہ موت کے قریب سے قریب تر ہو رہے تھے، جب پانی کی ایک ایک بوند اور اس کا ایک ایک قطرہ ان کیلئے آب حیات کا درجہ رکھتا تھا، ایسے وقت میں انہوں نے یہ کہہ کر کہ اس پانی کی مجھ سے زیادہ میرے بھائی کو ضرورت ہے، ایثار و قربانی کی ایک ایسی نئی داستان رقم کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے یونہی تو نہیں کہہ دیا تھا کہ ﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾

جنگ یرموک میں ایثار و قربانی کی یہ لازوال داستان رقم کرنے والے وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے نہیں بلکہ شاگردان مصطفیٰ رضی اللہ عنہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تعلیم و تربیت حاصل کی تھی۔ جب ان کے ایثار و قربانی کا یہ عالم ہے تو پھر سوچئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایثار و قربانی کا عالم کیا ہوگا؟

**جناب ابو طلحہ رضی اللہ عنہ جن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی:**

صحابی رسول ﷺ جناب ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایثار جیسی مثال کون پیش کر سکتا ہے؟ جب وہ ایک رات پیغمبر دو جہاں رضی اللہ عنہ کے مہمان کو ضیافت کے لئے اپنے گھر لے گئے، گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ گھر میں اپنے کھانے کیلئے بھی روٹی کے چند ٹکڑوں کے علاوہ کچھ نہیں اور وہ بھی بچوں کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ دونوں میاں بیوی پریشان ہیں کہ اب رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خدمت میں کیا پیش کیا جائے کہ مہمانداری کا حق ادا ہو سکے۔ جناب ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے فرمانے لگے کہ تم آج بچوں کو ویسے ہی بہلا پھسلا کر بھوکا سلا دو اور ہم خود بھی رات فاتحے سے گزار لیں گے۔ تم ایسا کرنا کہ جب ہم کھانا کھانے کیلئے بیٹھیں تو کسی بہانے سے چراغ کو بجھا دینا تاکہ مہمان یہی سمجھے کہ میں بھی کھانے میں اسکے ساتھ شریک ہوں۔ چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا اور جناب ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ہیرے میں ایسے ہی منہ ہلاتے رہے اور مہمان یہی سمجھتا رہا کہ میزبان بھی میرے ساتھ کھا رہا ہے۔ صبح جب ابو طلحہ



# روح کی حقیقت

جناب مولانا  
محمد رحمانی شاہلی مدنی

میں نشانیاں ہیں۔

﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمْ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ﴾ (الأنعام: ۹۳)

”اور اگر آپ ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب کہ وہ موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوتے ہیں کہ ہاں اپنی جائیں نکالو، آج تمہیں ذلت کی سزا دی جائیگی، اس لئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹی باتیں گھڑتے تھے، اور اللہ تعالیٰ کی آیات سے تکبر کرتے تھے۔“

﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۖ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۖ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۖ﴾ (الفجر: ۲۷-۳۰)

”اے مطمئن روح! تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی ہو، پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں چل جا۔“

((إن الروح إذا قبض تبعه البصر)) (رواه مسلم برقم: ۹۲۰ فی کتاب الحنائن)

”بیشک روح جب قبض کی جاتی ہے تو نگاہ اس کا پیچھا کرتی ہے۔“

جس سفر میں آپ اور صحابہ کی آنکھیں لگ گئیں حتیٰ کہ صبح کی نماز قضا ہوگئی تو آپ نے اس موقع پر فرمایا تھا:

((إن الله قبض أرواحكم حين شاء وردها عليكم حين شاء)) (رواه البخاري برقم: ۵۹۵)

فی کتاب مواقیب الصلاة

”اللہ تعالیٰ تمہاری روحمیں جس وقت چاہتا ہے قبض کرتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے انہیں تم پر لوٹا دیتا ہے۔“

((إنما نسمة المؤمن يعلق في شجرة الحنة حتى يبعثه الله عز وجل إلى جسده يوم القيامة)) (رواه النسائي برقم: ۲۰۷۳ فی باب أرواح المؤمنين، وقال الألبانی: صحیح)

”یقیناً مومن کی جان جنت کے درخت سے لٹکی ہوئی ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے جسم میں

نہیں، کسی نے کہا روح صرف طبائع اربعہ کا نام ہے یعنی حرارت و برودت اور رطوبت و بیوست کا، کسی نے کہا روح پاک صاف خالص خون کا نام ہے، کسی نے کہا وہ ایسا جوہر بسیط ہے جو دنیا کی ہر چیز میں داخل ہو کر اسے زندگی عطا کرتا ہے، لیکن کتاب و سنت اور فطری و عقلی دلائل سے جو چیز ثابت ہوتی ہے وہ یہ کہ:

”روح ایک ایسی لطیف، نورانی، ہلکی پھلکی، زندہ اور متحرک مخلوق ہے جو جسم کے اعضاء و جوارح میں اس طرح سرایت کرتی ہے جس طرح پانی پھول میں، تیل زیتون کے پھولوں میں اور آگ کوئلے میں۔ جب تک کسی جسم میں زندگی کو قبول کرنے کی صلاحیت باقی رہتی ہے اس وقت تک روح اس کے اندر رہتی ہے اور اس کے اندر حس و حرکت اور ارادہ و عمل باقی رہتا ہے۔ جیسے ہی اعضاء و جوارح فساد پزیر ہوتے ہیں، ویسے ہی روح جسم سے جدا ہو کر عالم ارواح کی طرف پرواز کر جاتی ہے۔“

(الروح لابن القیم ص ۲۳۲)

معلوم یہ ہوا کہ انسان روح اور جسم دونوں کے مجموعہ کا نام ہے، لیکن قرینہ اور مقتضائے کلام کے اعتبار سے کبھی صرف روح اور کبھی جسم کو انسان سے تعبیر کیا جاتا ہے، اسی طرح کبھی روح کو نفس اور نفس کو روح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اس حقیقت پر کتاب و سنت کی ذیل کی دلیلیں دلالت کرتی ہیں:

﴿اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (الزمر: ۴۲)

”اللہ ہی روجوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا اور دوسری روجوں کو ایک مقررہ وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے، غور کرنے والوں کے لئے یقیناً اس

عمل اور انجام کار کے اعتبار سے انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی صرف تین بنیادی ادوار سے گزرتی ہے:

۱۔ دارالدنیا ۲۔ دارالبرزخ ۳۔ دارالقرار

ان تینوں ادوار کے احکام مختلف ہیں اور ان میں انسانی حالات و کیفیات بھی مختلف ہوتے ہیں۔ دارالدنیا میں احکام الہی کا اجرا جسم پر ہوتا ہے اور روح اس کے تابع ہوتی ہے۔ دارالبرزخ یا عالم برزخ میں احکام کا اجرا روح پر ہوتا ہے اور جسم اس کے تابع ہوتا ہے اور دارالقرار یعنی آخرت میں احکام کا اجرا روح اور جسم دونوں پر یکساں ہوگا، دونوں میں سے کوئی کسی کے تابع نہ ہوگا۔

روح اور جسم کی اس بحث سے ذہنوں میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ روح کیا شے اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ جسم کو تو ہر ذی شعور انسان جانتا ہے کہ وہ گوشت پوست کا لوتھڑا ہے، جو ہر طرح کے عوارض سے دوچار ہوتا ہے، لیکن روح کی حقیقت سے عموماً لوگ واقف نہیں، لہذا اس کے متعلق کچھ عرض کر دینا ضروری ہے۔

## روح کی حقیقت:

روح کی حقیقت و ماہیت کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾

(الإسراء: ۸۵)

”یہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ جواب دیدیجئے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں بہت کم علم دیا گیا ہے۔“

لہذا انسان کو دئے گئے تھوڑے علم کے ذریعہ اس کی حقیقت معلوم کرنا اور اس کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جن متکلمین اور فلاسفہ نے اس کی حقیقت معلوم کرنا چاہی انہوں نے بڑی ٹھوکریں کھائیں، کسی نے کہا روح عرض ہے جسم نہیں، کسی نے کہا جوہر ہے عرض

لوٹا دینگے۔

## روح اور نفس کے درمیان فرق

روح اور نفس دونوں ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں، یا دونوں کی حقیقتیں جدا جدا ہیں۔ اس سلسلہ میں مختلف آراء و اقوال ہیں، لیکن تحقیق یہ ہے کہ مقتضائے حال کے مطابق دونوں کا ایک دوسرے پر اطلاق ہوتا ہے، کبھی دونوں کے معنی ایک ہوتے ہیں اور کبھی جدا جدا۔ نفس کا اطلاق روح پر اس وقت زیادہ تر ہوتا ہے جبکہ روح جسم کے اندر داخل ہو اور روح کا اطلاق روح پر اس وقت زیادہ تر ہوتا ہے جبکہ وہ جسم سے جدا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب روح جسم میں پیوست رہتی ہے تو اسے نفس سے تعبیر کر کے اسے نفس امارہ، نفس لواہ اور نفس مطمئنہ کہا جاتا ہے۔ اور روح جب جسم سے بالکل الگ ہو کر عالم بالا کو پرواز کر جاتی ہے تو اسے عالم ارواح میں جانے سے تعبیر کیا جاتا ہے، جیسا کہ کہتے ہیں: روح قفص غصری سے پرواز کر گئی۔

☆ نفس جن الگ الگ معنوں میں استعمال ہوتا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ ذات کے معنی میں: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ﴾ (المائدہ ۳۸)  
”ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔“

۲۔ خون کے معنی میں: عرب کہتے ہیں ”نفست المرأة إذا حاضت“ جب عورت حیض کی حالت میں ہو تو کہتے ہیں عورت کو خون آگیا۔

۳۔ روح کے معنی میں: جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمْ (الأنعام ۹۳)  
”اپنی روئیں نکالو۔“

☆ اور روح جن مختلف معنوں میں استعمال ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

۱۔ قرآن کے معنی میں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا﴾ (الشوریٰ ۵۲)  
”اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف روح یعنی قرآن کو اتارا۔“

۲۔ وحی کے معنی میں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ

مِنْ عِبَادِهِ (النحل ۳)

”وہی فرشتوں کو اپنی وحی دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔“

چونکہ روح سے جسم کو زندگی حاصل ہوتی ہے اور اس کے نکل جانے سے اس کی موت واقع ہوتی ہے، لہذا اُس ہوا کو بھی روح کہتے ہیں جو انسان سانس کے ذریعے اپنے جسم کے اندر داخل کرتا اور نکالتا ہے، کیونکہ اس پر اس کی زندگی کا انحصار ہوتا ہے، اس معنی میں سننے، دیکھنے اور سوچنے وغیرہ کی قوتوں کو بھی روح کہا جاتا ہے۔ اسی طرح علم، احسان، محبت، توکل، صدق و صفا اور معرفت الہی کو بھی روح سے تعبیر کیا جاتا ہے، کیونکہ ان صفات اور خوبیوں سے بھی انسان کو ایک طرح کی معنوی زندگی حاصل ہوتی ہے۔

## نفس کی اقسام

یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ جب روح جسم میں داخل ہو تو اس پر نفس کا اطلاق زیادہ تر ہوتا ہے، اور اس پر تین طرح کی کیفیات طاری ہوتی ہیں جو یہ ہیں:

۱۔ نفس امارہ ۲۔ نفس لواہ ۳۔ نفس مطمئنہ

## ۱۔ نفس امارہ:

نفس امارہ انسانی نفس کی اس حالت اور کیفیت کا نام ہے جس پر خواہشات نفس کا غلبہ ہو، اور جس سے برائی، فتن و فجو اور فتنہ و فساد کا کثرت سے صدور ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے نفس کی اس حالت کو نفس امارہ بالسوء سے تعبیر کیا ہے، یعنی ایسا نفس جو برائی کا حکم دے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي﴾ (یوسف ۵۳)  
”میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتی، بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہے، مگر یہ کہ میرا پروردگار اپنی اپنا رحم کرے۔“

جس انسان پر نفس امارہ کا غلبہ ہو تو اس کے لئے اس کی برائی سے محفوظ رہنا اور اس کے شر سے نجات پانا بڑا مشکل ہوتا ہے، کیونکہ برائی کرنا اس کی طبیعت اور فطرت ثانیہ بن جاتی ہے، جس کا چھوڑنا آسان نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ فارسی میں کہتے ہیں ”جیل گردو جیلت نہ“

گرد“، یعنی پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے لیکن فطرت اپنی جگہ سے نہیں ٹلتی، اور جب انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو وہ اپنی شرم و حیا کی چادر چاک کر کے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس حقیقت کو ایک حدیث کے اندر یوں بیان کیا گیا ہے:

(إذا لم تستحِ فافعل ما شئت)) (رواہ البخاری)

برقم: ۳۴۸۳ فی کتاب الأنبیاء

”جب تمہیں حیا نہ ہو تو جو چاہو کرو۔“

اگر اللہ کا فضل اور اس کی توفیق نہ ہو تو پھر اصلاح نفس کا کام دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَاٰ

مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا﴾ (النور: ۲۱)

”اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی

تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک صاف نہیں ہوتا۔“

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی خطبہ دیتے تو نفس کے شرور سے پناہ مانگتے، جیسا کہ خطبہ حاجت میں حمد و ثناء کے بعد ”من شرور أنفسنا“ کا جملہ وارد ہوا ہے، اور ایسا اللہ کے رسول اس لئے کرتے اور اپنی امت کو ایسا ہی کرنے کی تعلیم دیتے تاکہ انسان جو کام کرنے جا رہا ہے وہ نفس کے شر اور برے عمل سے محفوظ رہ سکے۔

## ۲۔ نفس لواہ:

جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو پھر وہ فوراً ہی اس پر ندامت کا اظہار کرتا ہے۔ نفس کی اسی کیفیت اور حالت کا نام نفس لواہ ہے یعنی ایسا نفس جو گناہوں کے ارتکاب پر بندے کی ملامت کرتا ہے، گویا نفس کی یہ کیفیت، حالت اور صفت خیر و شر کے درمیان غوطے کھاتی رہتی ہے اور ایک طرح سے انسان کے لئے یہ ایک اچھی چیز ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

(من سرته حسنة وساء له سببة فذلك المؤمن))

(رواہ الترمذی برقم: ۲۱۶۵، فی باب ما جاء فی لزوم الجماد، وقال

ہذا حدیث حسن صحیح غریب من ہذا الوجه، وقال لا لبائی: صحیح)

”جس کو نیکی اچھی لگے اور برائی بری تو وہی مؤمن ہے۔“

اس نفس کی اہمیت کے پیش نظر اللہ نے اپنی کتاب میں اس کی قسم کھائی ہے:

﴿وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ﴾ (القیامۃ: ۳)

”اور قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی۔“

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”نفس لوامہ کی دو حالتیں ہیں: ایک جہل و ظلم کی حالت جس پر اللہ اور اس کے فرشتے ملامت کرتے ہیں اور دوسری وہ حالت جس پر اللہ اور اس کے فرشتے تو ملامت نہیں کرتے لیکن وہ خود طاعت الہی کی تفسیر پر اپنے ساتھی کو ملامت کرتی رہتی ہے۔“ (الروح ص ۳۰۲)

### ۳۔ نفس مطہرہ

نفس مطہرہ انسانی نفس کی وہ کیفیت اور حالت ہے جس سے بھلائی، نیکی اور خیر کا صدور ہوتا رہتا ہے، بھلائی کو پسند اور برائی کو ناپسند کرتا ہے اور یہ چیز انسان کے اندر اللہ کی بندگی، اسکی محبت، اس کی ذات پر توکل، اس کی تقسیم پر رضا اور کثرت سے ذکر و اذکار سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (الرعد ۲۸)  
”جو لوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں، یاد رکھو اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔“

جب یہ جو ہر انسان کو حاصل ہو جائے تو وہ اللہ کا ہو جاتا ہے اور اللہ اس کا ہو جاتا ہے، اور پھر وہ اللہ کی رضا اور نعمت کا ہر طرح مستحق اور سزاوار ہوتا ہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے خطاب کر کے کہتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۖ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۖ وَادْخُلِي جَنَّاتِي ۖ﴾ (الفجر ۲۷-۳۰)

”اے مطمئن روح! تو اپنے رب کی طرف لوٹ چل اس طرح کہ تو اس سے راضی ہو اور وہ تجھ سے راضی ہو، پس میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں چلی جا۔“

چونکہ یہ دنیا دار العمل اور دار الامتحان ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو نفس امارہ اور نفس لوامہ دے کر اس کی آزمائش کی اور نفس مطہرہ دے کر اس پر اپنے فضل و کرم کا اظہار فرمایا ہے۔

اس امر کو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اس حدیث سے بھی بخوبی سمجھا جاسکتا ہے جس کے اندر یہ ذکر ہے کہ ہر انسان کے دو ساتھی ہیں: ایک فرشتوں سے اور ایک

شیطان سے، آپ فرماتے ہیں:

((ممنكم أحد إلا وقد وكل به قرينة من الجنة وفي رواية "وقد وكل به قرينة من الجن وقرينة من الملائكة)) (رواه مسلم رقم ۸۸۳۳، فی کتاب صفات الملائکین)  
”تم میں سے ہر کسی کے ساتھ جنوں میں سے ایک ساتھی لگایا گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے: تم میں سے ہر کسی کے ساتھ جنوں میں سے ایک اور فرشتوں میں سے ایک ساتھی لگایا گیا ہے۔“

### نفس کی تین اور قسمیں ہیں:

کتاب وسنت کی روشنی میں انسانی نفس کی مذکورہ تین کیفیات و صفات بیان کی گئی ہیں، لیکن ان کے علاوہ قدیم و جدید علماء نے مادی اعتبار سے نفس کی تین اور قسمیں بیان کی ہیں:

۱۔ نباتی: جس کی جگہ جگر ہے۔

۲۔ حیوانی: جس کا مقام دل ہے۔

۳۔ باطنی: جس کا مقام دماغ ہے۔

اگر علماء کی اس تقسیم سے مراد تین ایسی قوتیں ہیں جن کا تعلق ان مذکورہ اعضاء، جگر، دل اور دماغ سے ہے تو یہ قابل تسلیم ہے، لیکن اگر ان کی مراد اس تقسیم سے نفس کی الگ تین قسمیں ہیں جو قائم بالذات بھی ہیں تو یہ بات سراسر غلط ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور دیگر مفکرین کی یہی رائے ہے۔ جو قارئین اس کی تفصیل چاہتے ہیں وہ ”مجموع فتاویٰ ج ۹ ص ۲۹۴“ ملاحظہ فرمائیں۔

### روح کی تخلیق

روح دوسری مخلوقات کی طرح اللہ کی ایک مخلوق ہے جسے اللہ نے پیدا کیا، جو مٹی سے بنے آدم کے پتلے اور گوشت پوست کے کوٹھڑے کے لئے زندگی کا سبب بنی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ﴾ (الرعد ۱۶)

”اللہ ہر چیز کا خالق ہے۔“

اس ہر چیز میں روح بھی داخل ہے، نیز اللہ نے فرمایا:

﴿وَقَدْ خَلَقْنَاكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا﴾

(مریم ۹)

”اور اس سے پہلے تجھ کو پیدا کر دیا جب کہ تو کچھ نہ تھا۔“

اس خطاب کے اندر روح اور جسم دونوں داخل ہیں کیوں کہ انسان ان دونوں کے مجموعے کا نام ہے۔ نیز

انسان اپنی روح اور جسم دونوں کے ساتھ شرعی احکام کا مکلف ہوتا ہے، لہذا! یہ بات معلوم ہوئی کہ روح اللہ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((الأرواح جنود محنودة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف)) (رواه مسلم برقم: ۲۶۳۸ فی کتاب البر والصلة)

”روحیں جتنے دارفوج کی طرح ہیں، ان میں جنہیں ایک دوسرے سے معرفت ہوتی ہے وہ باہم الفت پکڑتے ہیں اور جنہیں ایک دوسرے سے نفرت ہوتی ہے وہ باہم اختلاف کرتے ہیں۔“

اس حدیث کے اندر واقع جملہ ”جنود محنودة“ یعنی جتنے دارفوج سے بھی واضح ہوتا ہے کہ ارواح مخلوق ہیں، جو باہم ایک دوسرے سے عالم ارواح اور پھر عالم امتحان میں الفت پکڑتے اور اختلاف کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ روح کا جسم میں داخل ہونا اس سے نکلتا اور اس میں ٹھہرے رہنا اور دکھ سکھ سے دوچار ہونا یہ تمام مخلوقاتی صفات ہیں، جن کا بیان کتاب وسنت میں بکثرت ہوا ہے:

﴿هَمَّا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِى الْأَرْضِ وَلَا فِى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِى كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا﴾

(الحديد ۲۲)

”نہ کوئی مصیبت دنیا میں وقوع پذیر ہوتی ہے اور نہ تمہاری جانوں میں مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔“

﴿اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِى لَمْ تَمُتْ فِى مَنَابِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِى قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (الزمر ۴۲)

”اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کے وقت قبض کر لیتا اور دوسری روحوں کو ایک مقررہ وقت تک کے لئے چھوڑ دیتا ہے، غور کرنے والوں کے لئے یقیناً اس میں نشانیاں ہیں۔“

﴿وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِى غَمَارَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنتُمْ عَنْ آيَاتِهِ



وضاحت عذاب قبر کے سلسلے میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت کے اُس ٹکڑے سے ہوتی ہے جس کے اندر جسم سے روح کے نکلنے کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔  
مومن بندے کی روح کے نکلنے کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

((فتخرج تسبیل کما تسبیل القطرة من فی السقاء)) (رواہ أحمد ۲۸۷/۴، مسند ابی یوسف ۳۹۸/۱، مسند ابی داؤد ۱۵۹/۱، مسند ابی حاتم ۳۹۸/۱)  
”پاکیزہ روح اس طرح نکلتی ہے جس طرح مشکیزہ کے دہانے سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے۔“  
اور غیبت روح کے نکلنے کی کیفیت کو یوں بیان کیا گیا ہے:

((فتفرق روحہ فی حسدہ فینتزع عہا کما ینتزع السفود من الصوف المبلول)) (رواہ أحمد ۲۸۷/۴، مسند ابی یوسف ۳۹۸/۱، مسند ابی داؤد ۱۵۹/۱، مسند ابی حاتم ۳۹۸/۱)  
”غیبت روح نکلنے کے ڈر سے جسم کے اندر بھاگی پھرتی ہے تو فرشتے اسے اس طرح نکالتے ہیں جس طرح تاروں سے لوہے کی سلاخیں نکالی جاتی ہیں۔“

روح کا یہی جسم سے نکلنا اسکی موت کہلاتا ہے اور یہی معنی ہے اللہ کے اس ارشاد کا ”كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ“ (آل عمران ۱۸۵) ”ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔“  
رہی بات اللہ کی ذات کے علاوہ ہر چیز اور ہر مخلوق کی تو اس کو فنا کے گھاٹ اترنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيُنْقِی وَجْہَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ﴾ (الرحمن ۲۶-۲۷)  
”زمین پر جتنی چیزیں ہیں فنا ہونے والی ہیں اور تیرے رب کی ذات باقی رہے گی جو عزت و بزرگی والی ہے۔“  
﴿كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْہَهُ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ﴾ (القصص ۸۸)  
”سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں مگر اس کی ذات، اسی کی حکومت ہے اور تم کو اسی کے پاس لوٹ جانا ہے۔“

حتیٰ کہ موت کو مینڈھے کی شکل میں قیامت کے دن جنتیوں اور جہنمیوں کے سامنے لا کر ذبح کر دیا جائے گا، جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت سے واضح ہوتا ہے، تو باقی صفحہ ۲۱ پر

اپنی طرف کی ہے، اس لئے بعض مشککین اور فلاسفہ کو شبہہ ہوا کہ روح اللہ کی صفت ہے مخلوق نہیں، لیکن حاشا وکلا! حقیقت میں ایسا نہیں، کیونکہ ہر وہ چیز اور ہر وہ مخلوق جس کی اضافت اللہ کی طرف کی جائے وہ اللہ کی صفت اور غیر مخلوق نہیں ہو جاتی، ورنہ ”ناقصہ اللہ“ اور ”بیت اللہ“ کی اضافت سے یہ لازم آتا کہ ناقص یعنی اونٹنی اور بیت یعنی گھر بھی اللہ کی صفت اور غیر مخلوق ہو جائے اور اس طرح کی بات معمولی عقل و دانش کا مالک بھی نہیں کر سکتا۔

لہذا! کتاب و سنت میں اس طرح کی اضافت کو محققین نے تین حصوں میں تقسیم کر کے اس کے معانی بیان کئے ہیں اور یہی صحیح ہے:

(۱) کسی چیز کی تشریف و تکریم کے لئے اضافت جیسے: ناقصہ اللہ، بیت اللہ اور عبد اللہ۔

(۲) ایسی اضافت جو اللہ کی تخلیق اور ایجاد پر دلالت کرتی ہو، جیسے: خلق اللہ۔

(۳) ایسی اضافت جو اللہ کے اختیار اور رضا پر دلالت کرتی ہو، جیسے: رسول اللہ اور نبی اللہ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَاءُ وَیَخْتَارُ﴾ (القصص ۶۸)  
”اور آپ کا رب جو چاہتا ہے وہ پیدا کرتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے بغیر کسی کے لئے چن لیتا ہے۔“

لہذا! مذکورہ جن آیتوں میں روح کی اضافت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے اس سے مراد یہی رضا اور اختیار والی اضافت ہے، اور جن آیتوں میں روح کو امر سے تعبیر کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مامور من اللہ ہے، اس لئے کہ عربی زبان میں مصدر مفعول کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اور خود قرآن میں اس طرح کی مثال موجود ہے، ”اُنّی امر اللہ“ یعنی قضائے الہی کے مطابق جس چیز کا حکم دیا گیا تھا وہ آگئی۔

حاصل یہ کہ روح، اللہ کی مخلوق ہے اور اس کی اضافت اللہ کی طرف تشریف و تکریم، ایجاد و خلق اور مامور من اللہ کی وجہ سے کی گئی ہے۔

کیا روح مرتی ہے؟

روح در حقیقت مرتی اور فنا نہیں ہوتی بلکہ نکلتی اور قصص عصری سے پرواز کرتی ہے۔ اس حقیقت کی

تَسْتَجِیْبُوْنَ﴾ (الانعام ۹۳)  
”اور اگر آپ ظالموں کو اس وقت دیکھیں جب کہ وہ موت کی غیبتوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوتے ہیں کہ ہاں اپنی جانیں نکالو، آج تمہیں ذلت کی سزا دی جائیگی، اس لئے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹی باتیں گھڑتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے۔“

اور اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:  
((إن الله قبض أرواحكم حين شاء وردھا علیکم حين شاء)) (رواہ البخاری برقم: ۵۹۵ فی کتاب مواقیب الصلاة)  
”اللہ تعالیٰ تمہاری روحمیں جس وقت چاہتا ہے قبض کرتا ہے اور جس وقت چاہتا ہے انہیں تم پر لوٹا دیتا ہے۔“

مشککین کے شبہات اور ان کے جواب:

بعض سنیوں اور فلاسفہ کو قرآن مجید کی بعض آیتوں سے شبہ ہوا اور اس شبہ پر انہوں نے یہ رائے قائم کی کہ روح مخلوق نہیں بلکہ غیر مخلوق ہے۔ وہ آیتیں یہ ہیں:

﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّی﴾ (الإسراء ۸۵)

”یہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ جواب دیدیتے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔“

﴿وَنَفَخْتُ فِيْہِ مِنْ رُّوحِی﴾ (الحجر ۲۹)  
”اور میں نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔“

﴿ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيْہِ مِنْ رُّوحِی﴾ (السجدة ۹)  
”پھر اسے ٹھیک ٹھاک کر کے اس میں اپنی روح پھونکی۔“

﴿إِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُہُ الَّتِیْ قَالَهَا اِلٰی مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْہٗ﴾

(النساء ۱۷۱)

”مسیح عیسیٰ بن مریم تو صرف اللہ کے رسول اور اس کے کلمہ ہیں جسے مریم کی طرف ڈال دیا اور وہ اس کے پاس کی روح ہیں۔“

﴿فَاَرْسَلْنَا اِلَیْہَا رُوْحَنَا﴾ (مریم ۱۷)

”پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح یعنی جبریل کو بھیجا۔“

ان آیات کے اندر روح کی اضافت اللہ تعالیٰ نے

پہنچا۔ آپ کے دروازے پر لوگوں کا جھوم تھا۔ میں لوگوں کو ہٹاتا ہوا آگے بڑھا حتیٰ کہ آپ کے قریب پہنچا، سب سے پہلے میں نے آپ کی زبان مبارک سے یہ باتیں سنیں کہ لوگو! سلام پھیلاؤ۔

رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم نماز پڑھا کرو، اس طرح تم جنت میں سلامتی و امن کے ساتھ داخل ہو سکو گے..... میں آپ کے چہرہ انور کو بڑے غور سے نگاہی لگا کر دیکھنے لگا۔

مجھے یقین ہو گیا کہ پُر انوار چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہو سکتا، پھر میں اور قریب ہوا اور میں پکارا اٹھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ.

”اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد، اللہ کے رسول ہیں۔“

کلمہ سُن کر آپ نے میری طرف توجہ کی اور مجھ سے دریافت فرمایا: آپ کا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کی حصین بن سلام۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

آج سے آپ کا نام عبداللہ بن سلام ہے۔

میں نے ادب سے نگاہیں جھکا لیں اور عرض کی، خدا کی قسم! آج کے بعد میں اس کے علاوہ اپنا کوئی دوسرا نام رکھنا پسند نہیں کروں گا۔ پھر میں رسول خدا ﷺ کی محفل سے اٹھا اور سیدھا اپنے گھر پہنچا۔ میں نے اپنی بیوی، اولاد اور دیگر اہل خانہ کو اسلام کی دعوت دی، الحمد للہ سب مسلمان ہو گئے، میری پھوپھی خالدہ بھی مسلمان ہو گئی اور وہ ان دنوں عمر رسیدہ تھی۔

پھر میں نے اپنے اہل خانہ سے کہا: میرے اور اپنے اسلام لانے کو یہودیوں سے اُس وقت تک چھپائے رکھو جب تک میں تمہیں اظہار کرنے کی اجازت نہ دے دوں۔

پھر میں رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہودی بہت بڑی افترا پرداز اور جھوٹی قوم ہے۔ میری رائے ہے کہ پہلے آپ ان کے سرداروں کے سامنے دعوت پیش کریں۔ مجھے اپنے کسی حجرے میں چھپا لیں اور ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیں کہ میرا ان کے دلوں میں کیا مرتبہ ہے؟ میرے اسلام قبول کرنے کا ابھی انہیں نہ بتائیں، اگر پہلے انہیں بتا دیا گیا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو یہ مجھ پر بہتان تراشی کی انتہا کر دیں گے۔ رسول خدا ﷺ نے مجھے ایک



جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے ظہور کے متعلق سنا تو میں نے آپ کے نام، حسب و نسب، صفات ظہور پذیر ہونی کی جگہ اور وقت کا بخور جائزہ لیا تو میں نے آپ کو بالکل اس کے مطابق پایا جو تورات میں لکھا ہوا تھا۔ میں فوراً آپ کی نبوت پر یقین لے آیا اور آپ کی دعوت کی صداقت پر دل و جان سے ایمان لے آیا، لیکن میں نے اپنی اس کیفیت کو یہودیوں سے چھپائے رکھا اور اس موضوع پر بات کرنے سے اپنی زبان کو اس وقت تک روکے رکھا یہاں تک کہ رسول خدا ﷺ مکہ سے سوئے مدینہ ہجرت کے ارادہ سے روانہ ہو گئے۔

جب آپ یثرب پہنچے اور وادی قباء میں جلوہ افروز ہوئے تو ایک شخص آپ کی تشریف آوری کی اطلاع دیتے ہوئے لوگوں میں منادی کرتا ہوا مارے پاس آیا، میں اس وقت کھجور کے درخت کی چوٹی پر کھجوریں اُتارنے میں مصروف تھا، میری پھوپھی خالدہ بنت حارث درخت کے نیچے بیٹھی ہوئی تھی۔ جب میں نے یہ منادی سنی تو درخت پر بیٹھا ہی پاؤں بلند کر دیا: ہوا:

اللہ اکبر..... اللہ اکبر

میری پھوپھی نے جب نعرہ سنا تو بولی: خدا تجھے غارت کرے! بخدا اگر تو موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی آمد کے متعلق سنتا تو اس سے زیادہ خوشی کا اظہار نہ کرتا۔ میں نے کہا: پھوپھی جان، خدا کی قسم! یہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے بھائی ہیں اور انہی کے دین پر گامزن ہیں اور وہی شریعت دے کر بھیجے گئے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ وہ یہ باتیں سن کر خاموش ہو گئی اور پھر بولی: کیا یہ وہی نبی ہے جس کے بارے تم ہمیں بتایا کرتے تھے کہ وہ پہلے انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرنے والا ہوگا اور اپنے رب کے پیغامات کو مکمل طور پر پہنچانے والا ہوگا.....؟؟

میں نے کہا، ہاں..... وہ کہنے لگی پھر تو ٹھیک ہے۔ میں اسی وقت رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں

حصین بن سلام یثرب میں ایک معروف یہودی عالم تھے، مدینہ کے تمام باشندے دینی اور قومی اختلافات کے باوجود ان کی دلی قدر کیا کرتے تھے۔ تقویٰ، نیکی، استقامت اور صداقت جیسی وقیع خوبیوں سے متصف تھے۔ حصین بڑی خوشگوار اور پر امن زندگی بسر کر رہے تھے، لیکن ان کی زندگی دوسروں کے لیے منفی بھی تھی۔ انہوں نے اپنے وقت کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصہ گرجے میں وعظ و نصیحت اور عبادت کے لیے مخصوص کر رکھا تھا۔ دوسرا حصہ اپنے باغ کی دیکھ بھال اور کھجوروں کی پیوند کاری کے لیے مخصوص تھا اور تیسرا حصہ تنفقہ فی الدین کے لیے، تورات پر غور و تدبر کے لیے مخصوص تھا۔

جب بھی حصین بن سلام تورات کی تلاوت کرتے تو ان آیات پر آکر رُک جاتے جن میں نبی آخر الزماں کی خوشخبری دی گئی تھی۔ یہ نبی منتظر کے اوصاف کو غور سے پڑھتے اور یہ دیکھ کر خوشی سے جھوم جاتے کہ وہ ان کے شہر یثرب میں ہجرت کر کے آئیں گے اور پھر یہیں مستقل رہائش اختیار کریں گے۔ جب بھی یہ آیات پڑھتے تو یہ دعا کرتے کہ الہی! میری عمر دراز فرماتا کہ میں نبی منتظر کو چشم خود دیکھ سکوں، آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کر سکوں اور سب سے پہلے آپ پر ایمان لانے والوں میں سے ہو سکوں۔

اللہ جل شانہ نے حصین بن سلام کی دُعا کو شرف قبولیت بخشا، آپ کی زندگی میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آپ سے ملاقات، مصاحبت اور آپ پر اتاری گئی شریعت پر ایمان لانا ان کے مقدر میں لکھ دیا گیا۔ جناب حصین بن سلام کے اسلام کے قبول کرنے کی داستان انہی کی زبانی سماعت فرمائیں چونکہ یہ اپنی آپ بیتی زیادہ عمدہ انداز میں بیان کر سکتے ہیں۔ حصین بن سلام فرماتے ہیں:

حجرے میں چھپا دیا۔

پھر یہودی سرداروں کو اپنے پاس بلایا اور انہیں اسلام قبول کرنے کی ترغیب دینے لگے اور ایمان کی محبت اور ان کے دلوں میں ڈالنے لگے، اپنے بارے میں تورات کے حوالے سے یاد دہانی کرانے لگے..... وہ آپ سے جھگڑنے لگے اور اسلام کو باطل مذہب ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگانے لگے۔

میں حجرے میں بیٹھا ان کی باتیں سن رہا تھا، جب آپ ان کی طرف سے واپس ہو گئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا: حصین بن سلام کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟

سب نے بیک زبان کہا: وہ ہمارے آقا ہیں۔ اس کا باپ بھی ہمارا آقا تھا۔ یہ بہت بڑے عالم ہیں، اُن کا باپ بھی بہت بڑا عالم تھا۔ یہ سُن کر آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ اسلام قبول کر لے تو کیا تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟

انہوں نے کہا: یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اسلام قبول کرے، اللہ اسے اپنی پناہ میں رکھے بھلا وہ کیوں اسلام قبول کرے گا۔ یہ کلمات سنتے ہی میں حجرے سے باہر ان کے سامنے آ گیا اور میں نے کہا: یہودیو! اللہ سے ڈر جاؤ اور جو دعوت حضرت محمد ﷺ تمہارے پاس لے کر آئے ہیں اسے قبول کر لو، خدا کی قسم! تم جانتے ہو کہ یہ اللہ کے سچے رسول ہیں، تم نے تورات میں اُن کا نام اور صفات دیکھی نہیں؟ سُن لو! میں گواہی دیتا ہوں یہ اللہ کے رسول ہیں، میں ان پر ایمان لاتا ہوں، ان کی تصدیق کرتا ہوں اور انہیں خوب اچھی طرح پہچانتا ہوں، میری یہ باتیں سُن کر سب نے بیک زبان کہا:

تو جھوٹ بولتا ہے، خدا کی قسم! تو شریر ہے، تیرا باپ بھی بہت بڑا شریر اور فریبی تھا۔ تو خود بھی جاہل اور تیرا باپ بھی پرلے درجے کا جاہل تھا، کوئی عیب نہ چھوڑا جو انہوں نے مجھ میں نہ نکالا۔ میں نے رسول خدا ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ قوم بڑی افتراء پرداز اور بہتان تراش ہے، یہ بڑے بے وفا اور بے حیا لوگ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلام! اسلام کی طرف یوں لپکے جیسے پیاسا پانی کے گھاٹ کی طرف لپکتا ہے۔ قرآن مجید

کی محبت ان کے دل میں گھر کر گئی۔ ان کی زبان پر ہمیشہ آیات قرآنی کا درد جاری رہتا، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سائے کی طرح رہنے لگے۔ انہوں نے خود کو دین کے حصول کے لیے وقف کر دیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے بشارت دی جو صحابہ کرام میں بہت مشہور ہوئی۔

اس بشارت کی داستان حضرت قیس بن عبادہ بیان کرتے ہیں: میں ایک روز مسجد نبویؐ میں حلقہ علم میں بیٹھا ہوا تھا، اس حلقے میں ایک شیخ تشریف فرما تھے جن کی طرف دل کھینچا جا رہا تھا اور طبیعت ان سے مانوس ہو رہی تھی۔ وہ لوگوں سے بہت پیارے اور ٹھٹھے انداز میں باتیں کر رہے تھے، جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا:

جو کوئی چاہتا ہے کہ کسی جنتی کو دیکھے تو اس شخص کو دیکھ لے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟

انہوں نے بتایا کہ یہ عبداللہ بن سلام ہے۔

میں نے اپنے دل سے کہا: خدا کی قسم! میں ضرور اس کے پیچھے جاؤں گا اور پھر میں آپ کے پیچھے لگ گیا، وہ چلتے رہے قریب تھا کہ مدینہ سے باہر نکل جائیں۔ پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ میں نے ان سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے مجھے اجازت دے دی۔

انہوں نے دریافت فرمایا: فرمائیے سنا بیٹے کیسے آتا ہوا؟

میں نے عرض کی، جب آپ مسجد سے نکل رہے تھے تو میں نے قوم کو آپ کے متعلق یہ بات کہتے ہوئے سنا کہ جس نے جنتی دیکھا ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے، یہ سن کر میں آپ کے پیچھے پیچھے چلا آیا تاکہ یہ بات معلوم کر سکوں کہ لوگوں کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ جنتی ہیں؟

آپ نے فرمایا: بیٹے! اہل جنت کے بارے میں خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے کہا یہ تو درست ہے لیکن لوگوں نے آپ کے متعلق جو رائے قائم کی ہے اس کی ضرورت کوئی وجہ ہے۔ وہ کہنے لگے کہ میں تمہیں اس کا سبب بتاتا ہوں۔ میں نے عرض کی ضرورت بتائیے، اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے! وہ فرمانے لگے:

رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک رات سویا ہوا تھا، میرے پاس ایک شخص آیا، اس نے مجھے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تو میں کھڑا ہو گیا، اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ میری بائیں جانب ایک راستہ تھا جب میں نے اس پر

چلنے کا ارادہ کیا تو اس نے مجھے کہا:

اس راستے کو چھوڑیے یہ آپ کے لیے نہیں، پھر میں نے دیکھا کہ میری دائیں طرف ایک واضح راستہ ہے، اس نے مجھ سے کہا، اس راستے پر چلو اور میں نے اس پر چلنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ میں ایک بہت وسیع سرسبز و شاداب باغ میں پہنچ گیا، اس باغ کے وسط میں لوہے کا ایک ستون تھا، جس کی جڑیں زمین میں پیوست تھیں اور آخری سرا آسمان سے باتیں کر رہا تھا، اس کے اوپر ایک سونے کا حلقہ بنا ہوا تھا۔

اس شخص نے مجھے کہا کہ اس پر چڑھو۔ میں نے کہا کہ میں اس پر نہیں چڑھ سکتا۔ ایک خادم میرے پاس آیا، اس نے مجھے اٹھا کر بلند کیا، میں نے چڑھنا شروع کیا، یہاں تک کہ ستون کی بلندی تک پہنچ گیا۔ میں نے سونے کے حلقے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام لیا، میں اسی کے ساتھ چمٹا رہا، یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

جب صبح کو بیدار ہوا تو سیدھا رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا اور آپ کو خواب سنایا۔

آپ ﷺ نے خواب سن کر ارشاد فرمایا: جو تم نے اپنی بائیں طرف راستہ دیکھا تھا وہ اہل نار کا راستہ تھا اور جو تم نے اپنی دائیں طرف راستہ دیکھا وہ اہل جنت کا راستہ تھا اور جو تم نے سرسبز و شاداب باغ دیکھا وہ اسلام ہے اور جو اس کے وسط میں ستون دیکھا وہ دین ہے اور ستون کے اوپر جو سنہری حلقہ ہے وہ ”عروۃ دہلی“ ہے۔ تم مرتے دم تک اسی مضبوط کڑی کے ساتھ منسلک رہو گے۔



### دعا و صحت

جماعت کے مخلص کارکن مولانا نوید وقار بھٹہ (عربی ٹیچر) آف مانوالہ ضلع شیخوپورہ گزشتہ ایک سال سے ٹانگ میں سرطان کے باعث صاحب فراش ہیں۔ علاج معالجہ جاری ہے۔ قارئین کرام مولانا موصوف کی صحت کاملہ، عاجلہ و نافعہ کیلئے خصوصی دعا فرمائیں تاکہ وہ دین کا کام اسی گن سے کر سکیں۔

0345-6320495

دعا گو: ابوسفیان بھٹہ مانوالہ (شیخوپورہ)



ساتھ اکثر تبلیغی دوروں پر جانے کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا ہمیشہ اصلاح فرماتے۔ وہ ادنیٰ کارکن سے محبت رکھتے اور اس بات کا ثبوت اُن کی وفات سے چند دن قبل کا ہے جب وہ مجھے گھر سے بلوا کر حلقہ بھر کے جماعتی احباب سے الوداعی ملاقات کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔

وصیت نامہ جماعتی احباب کے نام نماز تہجد کے بعد لکھ کر گئے جس میں انہوں نے نماز جنازہ مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی رحمہ اللہ، مولانا ارشاد الحق اثری رحمہ اللہ سے کروانے کو کہا۔ ایک برس تک شوگر، ہپاٹائٹس کے موذی مرض میں مبتلا رہے مگر بیماری کو کبھی جماعتی کام میں آڑے نہ آنے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے موت کا جو وقت لکھا ہوا ہے وہ ٹل نہیں سکتا۔ مولانا اس قدر صاحب فراش نہ تھے بس چند دن پیارہ کر 26 مئی 2010ء کی شام اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

### مولانا حافظ عبدالستار ماسم کی تشریف آوری

چھپلے دنوں مرکزی جمعیت الہدیث برطانیہ کے ممتاز رہنما اور ریڈنگ کے خطیب حضرت مولانا حافظ عبدالستار عاصم صاحب، لندن سے پاکستان پہنچے۔ اسلام آباد انٹیرپورٹ پر ان کے احباب نے ان کا خیر مقدم کیا۔ آپ تقریباً ایک ماہ یہاں قیام کریں گے۔ آپ مرکزی قائدین سے ملاقات اور دینی اجتماعات میں شریک ہوئے۔ (ادارہ) رابطہ نمبر: 0302-6480002

### الاسلام ڈائری ۲۰۱۲ء

الاسلام ڈائری ۲۰۱۲ء بہت سی خوبصورت تہذیبیوں کے ساتھ زیر تہیہ ہے۔ احباب جماعت اپنے اداروں کے اشتہارات، ضروری فون نمبر اور خصوصی تحریریں جلد ارسال فرمائیں۔

☆ فورکرفنی صفحہ در اشاعت - 2500/- روپے

☆ سنکل کرفنی صفحہ در اشاعت - 1500/- روپے

☆ سنکل کرفنی صفحہ در اشاعت - 1000/- روپے

نوٹ: ☆ اشتہارات کے ساتھ اس کا زراشتاعت آنا ضروری ہے۔ اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر مندرجہ ذیل پتہ پر ای میل بھی کر سکتے ہیں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

رابطہ: اہل حدیث پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور

042-37720257, 0321-6487892

0300-44478611, Fax: 042-37725525

## آہ! مولانا محمد احمد پرواز

کر مولانا نے ٹرانپورٹ (پاکستان) میں پرواز طیارہ کے نام سے بیس چلائیں پھر ڈاکخانہ بازار میانچوں میں پرواز کلاٹھ ہاؤس نام سے دکان سجا لی جو تادم حیات موجود رہی۔ مولانا کو اگر مرکزی جمعیت الہدیث کا فدائی و شیدائی نہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ مرحوم تادم حیات مرکزی جمعیت سے وابستہ رہے اور بطور ناظم ضلع خانیوال برس ہا برس تک خدمات انجام دیتے رہے۔ مولانا کو اس ذمہ داری میں مولانا محمد ایوب فیروز پوری مرحوم جیسے متحرک، فعال، جماعتی تڑپ رکھنے والے ساتھی ملے جنہوں نے پرواز صاحب کی جماعتی، تنظیمی زندگی کو مزید نکھار کے دکھ دیا اور مولانا اس کا اعتراف بھی بڑی فرحت سے کیا کرتے تھے۔

خطابت و منبر و محراب کا اس قدر ذوق رکھتے تھے کہ اپنی رہائش گاہ جو اُس وقت ریت کے ٹیلے پر بنائی گئی تھی اور مولانا نے اپنے بزرگوں کے ساتھ مل کر ٹیلے پر کچی مسجد بنا دی اور افتتاح امام العصر علامہ احسان الہی ظہیر ہسٹن سے کروایا۔ وہ اکثر اپنے خطاب میں اس بات کا اظہار فرما کر اپنی خوش نصیبی قرار دیا کرتے۔ وہ کچی مسجد جو مولانا کی دن رات محنتوں سے جی جی روڑ میانچوں میں قائم ہوئی آج وہ ایک بڑی جامع عظیم الشان مسجد الحرمہ الہدیث بن چکی ہے اور پھر مولانا اپنی دینی سرگرمیاں اسی قائم کردہ مرکز میں نبھاتے رہے۔

سلسلہ ضلعی کانفرنس ہر سال تادم اخیر اسی مرکز میں منعقد کرتے رہے جو کہ پورے ضلع میں اپنی مثال آپ ہوتی۔ جید علمائے کرام اس کانفرنس کی زینت بنتے اور کانفرنس کا عنوان ”اہل حدیث کانفرنس“ ہوا کرتا۔

مولانا اوڈ راچپوت برادری کے سرخیل تھے، برادری میں آپ کو بڑا مقام حاصل تھا۔ وہ ہمیشہ آپ سے فیصلہ کرواتے۔ مولانا سیاسی قد کاٹھ کے مالک تھے۔ علاقہ بھر کے ایم این اے، ایم پی ایز، اعلیٰ سرکاری افسران مولانا سے ملنے خود اُن کی رہائش گاہ پر آتے۔ کسی بھی جماعتی ساتھی کا کوئی مسئلہ ہوتا تو مولانا فوری طور پر اس کو حل کرنے کے لیے کمر بستہ ہو جاتے۔

آپ ماہانہ دار علمائے کرام و مجلس شوریٰ کی میٹنگ میں جلوہ افروز ہوتے۔ راقم کو بطور تحصیل ناظم میانچوں مولانا کے

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رُت ہی بدل گئی ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا سرخ و سپید چہرہ، سر پر سفید دستار، لباس اُجلا اُجلا، لب پر ہمیشہ بکھیری ہوئی مسکراہٹ، منسلار، خوش اخلاق، محفل کی رونق، یہ تھے میرے عظیم بزرگ مولانا محمد احمد پرواز مرحوم جو اس دنیا فانی سے فردوس بریں کو سدھار گئے۔ مولانا سے میری پہلی ملاقات 2004ء کے اوائل میں ہوئی جو مجھے تادم حیات انکی گرویدہ بنا گئی۔

مولانا نے تعلیم اُس دور میں حاصل کی جب ان کے حالات انتہائی نامساعد تھے۔ آپ کے والد مرحوم نے آپ کو جید عالم بنانے کے لیے ولی کامل صوفی عبداللہ مرحوم کے قائم کردہ مدرسہ جامعہ دارالعلوم اوڈانوالہ میں داخل کروا دیا۔ مولانا کو صوفی عبداللہ جیسے ولی کامل سے روحانی و تربیتی محبتیں نصیب ہوئیں۔ مولانا پرواز صاحب بلا کے ذہین و فطین طالب عالم ثابت ہوئے، آپ کو دینی مدرسہ کی مشہور کتاب ”حسامہ“ مکمل از بر تھی۔

مولانا کو یہ بھی شرف حاصل تھا کہ اوڈانوالہ سے جب صوفی عبداللہ ہسٹن نے مامونکاجن میں بڑی وسیع و عریض جگہ حاصل کی تو پرواز صاحب جامعہ تعلیم الاسلام مامونکاجن کی تعمیر میں بنفس نفیس شریک رہے۔ مولانا اکثر و بیشتر فرمایا کرتے کہ میں وہ خوش نصیب ہوں جو صوفی عبداللہ ہسٹن کے اس جامعہ کی بنیاد میں بطور طالب علم مٹی گارا اٹھا کر لانا۔ اُس دور کا جب تذکرہ کیا جائے تو اسلاف کا وہ نمونہ علمائے کرام علمی افتخ پر جلوہ گر نظر آتے ہیں جنہوں نے دینی، دعوتی، تبلیغی کام کی اپنے خون جگر سے آبیاری کی۔ مولانا نے اسی جامعہ مامونکاجن سے فراغت پائی۔

مولانا کو آرمی میں بطور خطیب ملازمت و مسند ملی تو اپنی خطابت کی جولانیاں اوڈانوالہ کینٹ میں دکھانا شروع کیں اور کئی برس تک بطور خطیب اسی منصب پر فائز رہے۔ بعد ازاں والد مرحوم کی خواہش سے ملازمت ترک کر کے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ مولانا کو زیارت حرمین و شریفین کی سعادت نصیب ہوئی اور آپ نے وہاں پر کپڑے کی دکان بنا کر اپنے کاروباری سلسلہ کو پروان چڑھانا شروع کیا۔

اللہ رب العزت نے پرواز صاحب کو ہر میدان میں بڑی مہارت دی تھی، کپڑے کے کاروبار سے ترقی پا

## بیتہ روح کی حقیقت

پھر روح فنا کے گھاٹ کیوں نہیں اترے گی؟ اور اسے موت کیوں نہیں آئے گی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ”ہر چیز کا فنا کے گھاٹ اترنا“ ایک شرعی قاعدہ کلیہ ہے، لیکن اس قاعدے سے بعض مخلوقات مستثنیٰ ہیں، جیسے اللہ کا عرش، جنت و جہنم اور روح، جیسا کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿لَا يَذْوُونَ عَنْهَا الْمَوْتُ إِلَّا الْمَوْتَةُ الْأُولَى﴾

(الدخان ۵۶)

”وہ اس دنیا میں ایک بار مر چکے پھر انہیں دوبارہ نہیں مرنا۔“ اس آیت کے اندر واقع موت سے مراد روح کا جسم سے نکلنا ہے فنا ہونا نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کے اندر صرف ایک موت کا ذکر ہوا ہے۔

اور اہل جہنم کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

﴿كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أََمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ﴾

(البقرہ ۲۸)

”تم اللہ کا کیسے انکار کرتے ہو، تم مردہ تھے تمہیں اس نے زندگی عطا کی، پھر تمہیں مردہ کر دیا پھر تمہیں زندہ کر دیا پھر تمہیں اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔“ اس آیت کے اندر کفار کی دو اموات کا ذکر ہے، ایک موت سے مراد عدم سے وجود میں آنا اور دوسری موت سے مراد جسم سے روح کا نکلنا ہے اور بس۔

اگر روح مرقی اور فنا ہوتی تو پھر مرنے کے بعد اسے لوٹا یا جانا، مگر تکبر کا قبر میں مردے سے سوال کرنا اور عالم برزخ میں عمل کے اعتبار سے راحت و تکلیف کا احساس کوئی معنی نہیں رکھتا۔ یہاں تک کہ شہدائے کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ﴾ (آل عمران ۱۶۹)

”جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں روزی ملتی ہے۔“

اللہ تعالیٰ حق بات سمجھنے اور اس پر عمل کی توفیق دے۔ آمین!

رنگ کے ہوتے ہیں اور عام طور پر نچلے اعضا (Limbs) اور چھاتی پر ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض مریضوں میں یہ تمام بدن میں پھیل جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ ڈینگے بخار کے مریضوں کو پیٹ درد، متلی، ابکائی اور ہیضہ کے ساتھ معدے کی سوزش کی علامات بھی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ کچھ مریضوں میں بہت معمولی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ جب کوئی دھبہ (Rash) ظاہر نہیں ہوتا جسے فلو یا دوسری وائرس انفیکشن سمجھا جاتا ہے لیکن کچھ مریضوں میں بخار، جریان خون (Hemorrhagic fever) کے ساتھ ترقی کر جاتا ہے اس صورت میں خونی رگوں سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے اور ناک، منہ اور سوزھوں سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ڈینگے ہیمیرجک فیور عام طور پر 5% مہلک ثابت ہوتا ہے۔

**علاج۔** ڈینگے وائرس سے بچاؤ کیلئے تاحال کوئی ویسین نہیں۔ بچاؤ صرف مچھر کے کاٹنے سے محفوظ رہنے ہی میں مضمحل ہے۔ خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں ڈینگے وائرس کا حملہ ہو چکا ہو۔ لہذا گرم علاقوں میں سفر کرتے ہوئے مچھر کے کاٹنے سے بچیں اور درج ذیل اقدامات بروئے کار لائیں۔

☆ جلد اور کپڑوں پر مچھر مار ادویات استعمال کریں۔  
☆ گھروں سے باہر نکلتے ہوئے پورے بازوؤں کی قمیض، لمبی شلوار اور پاؤں میں جرابیں پہنیں۔

☆ بہت زیادہ آبادی والے رہائشی علاقوں میں جانے سے گریز کریں۔ ☆ گھروں کے اندر ایئر کنڈیشنڈ اور صاف ستھری بجھوں پر رہیں اور سوتے وقت مچھر دانی (Bednet) کا استعمال کریں۔

☆ خدا خواستہ بخار ہو جائے تو معالج کو صحت کی تفصیل سے ضرور آگاہ کریں۔

☆ جہاں ڈینگے وائرس کا حملہ ہو چکا ہو مچھر کے پرورش پانے کی جگہ کو ختم کریں، بارش کے پانی کے ٹمہرنے کی جگہیں اور خاص طور پر پرانے ٹائر ہٹا دیں۔

☆ پرندوں اور جانوروں کے نہانے اور پانی کے برتنوں میں باقاعدگی سے پانی تبدیل کریں۔

اس بیماری میں مریض کو معاون علاج کے طور پر مائع خوراک استعمال کرنے کی ترغیب دینی چاہیے۔ اگر مریض کھا پی نہ سکتا ہو تو اسے بذریعہ ورید (Intravenous) مائعات کا استعمال کروانا چاہیے تاکہ جسم میں پانی کی کمی نہ ہو جائے اور مسلسل جریان خون کی صورت میں خون لگانا چاہیے۔

## طب و صحت

### ڈینگے Dengue

#### تحریر: ڈاکٹر وحیم محمد عمر فاروق گوندل

آج کل ڈینگے (Dengue) وائرس کا چرچا ہر زبان پر ہے۔ پاکستان کے شہر کراچی، حیدرآباد، لاہور، اسلام آباد، پشاور اور فیصل آباد میں متعدد افراد اس وائرس کا شکار ہیں۔ ڈینگے بخار ایک وائرس کی وجہ سے ہونے والی بیماری ہے جو کہ ایک مچھر (Mosquito) کے ذریعے پھیلتا ہے۔ یہ بیماری اچانک اور شدید حملہ کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں میں یہ بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ اس سے کمزور قوت مدافعت کے لوگ زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

**پیدائش مرض:** یہ بیماری ایک وائرس (ڈینگے) سے پیدا ہوتی ہے جو کہ ایک مچھر (Aedes aegypti mosquito) کے کاٹنے سے پھیلتا ہے اور مچھر متاثرہ شخص کو کاٹنے کے بعد تندرست فرد کو اگر کاٹ لے تو بیماری کا باعث بنتا ہے۔ یہ مچھر موسم برسات میں نمو پاتا ہے اور پانی سے بھرے پھولوں کے گملوں، ضائع شدہ ٹائروں، تیل کے ڈرم، پلاسٹک کے تھیلوں اور پانی ذخیرہ کرنے والی ٹینکیوں میں پرورش پاتا ہے جو کہ پورا سال جاری رہتی ہے۔

**مقام پیدائش:** یہ وائرس دنیا کے گرم خطوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ افریقہ، ایشیاء، بحرالکاہل کے علاقوں، آسٹریلیا اور امریکی ریاستوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ دیہات کی نسبت شہروں میں زیادہ ہوتا ہے اور ہزار فٹ بلند پہاڑی علاقوں میں بہت کم پایا گیا ہے۔

**مدت حضانت:** اس بیماری کی مدت حضانت (وائرس مریض کے جسم میں داخل ہونے سے مرض کی علامات ظاہر ہونے تک کی درمیانی مدت) 3 سے 15 دن ہے اور عام طور پر 5 سے 8 دن میں ڈینگے بخار کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

**علامات:-** یہ متعدی مرض (Infectious disease) اچانک بخار، شدید سر درد، جوڑوں اور پٹھوں کا درد (شدید دردوں کی وجہ سے اسے ہڈی توڑ بخار Break bone fever or bonecrusher disease) کا نام دیا جاتا ہے اور جلدی دھبوں (Rashes) کی علامات کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ ڈینگے جلدی دھبے (Dengue rash) پتھکار سرخ

## مرکزی وصوبائی قائدین کے مشترکہ تنظیمی و تبلیغی دورے کا شیڈول

تاریخ	ضلع	پروگرام	وقت
2 نومبر 2013ء	ملتان، مرکز ابن قاسم ملتان	ختم نبوت کانفرنس	بعد نماز عشاء
3 نومبر 2013ء	جام پور	ضلعی میٹنگ و تنظیمی کنونشن	ظہر تا عصر
3 نومبر 2013ء	ڈیرہ غازی خان کلیمہ البنات	ضلعی میٹنگ	بعد نماز مغرب
4 نومبر 2013ء	منظر گڑھ	تنظیمی کنونشن	11 بجے دن

**ارکان وفد:** ☆ مولانا محمد نعیم بٹ صاحب قائم مقام ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

☆ پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب ☆ حافظ محمد یونس آزاد نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

☆ میاں محمود عباس ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب

نوٹ: تمام ضلعی ذمہ داران دورے کی اہمیت کے پیش نظر تمام تحصیلی و ضلعی قیادت، مرکزی و صوبائی شورشی کے اراکین، ضلعی تحصیلی اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران، ضلعی نامور علمائے کرام و شیوخ عظام کی شرکت کو یقینی بنائیں نیز میڈیا کوریج کے خوالے سے پریس کانفرنس کا اہتمام اور اخبارات کے نمائندوں کو بھی دعوت دیں۔

عبدالرحیم قریشی ناظم دفتر پنجاب

## مدیر اعلیٰ کو صدمہ... ہمشیرہ محترمہ انتقال کر گئیں!

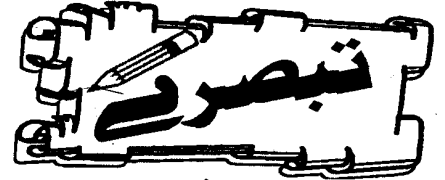
گوجرانوالہ:- 17 اکتوبر 2013ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عشاء مدیر اعلیٰ "اہل حدیث" کی ہمشیرہ محترمہ پیرانہ سالی اور مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اگلے روز صبح ساڑھے دس بجے ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ امامت کا فریضہ شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد عباس انجم گوندلوی نے انجام دیا۔ نماز جنازہ میں سیاسی رہنما، علماء کرام، طلبہ، کارکن اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ تدفین بڑے قبرستان میں عمل میں آئی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، شب زندہ دار اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ جملہ قارئین کرام، مرحومہ کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی خصوصی دعا فرمائیں۔ ادارہ جناب مدیر اعلیٰ کے اس صدمہ میں شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

گناہوں کا ذکر آیا تو ان سے بچنے کی دعوت دی۔ عقائد و فردی مسائل میں مسلک حق کی ترجمانی کی۔ نماز کا ذکر کیا تو نمازی کے مقام اعلیٰ اور بے نمازی کے انجام سے آشنائی دی۔ جہاں کسی صحابی رسول، امام دین یا ماہر علم و فن کا ذکر خیر آیا تو اس کی مختصر سوانح حیات بیان فرمادی جس سے پڑھنے والوں کی دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے بیک وقت قرآنی آیات، احادیث و آثار اور تاریخی معلومات کا مجموعہ ہے۔ جس سے خطباء و واعظین بہت استفادہ کر سکتے ہیں۔ ذوق مطالعہ رکھنے والے افراد پہلی فرصت میں کتاب حاصل کریں اور "اعداد کی کرنوں" سے اندر کی دنیا کو روشن کریں۔ آخر میں ہم یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں جیسے ہم نے پہلے ذکر کیا کہ تمام اعداد اللہ تعالیٰ کی حسن تخلیق کا مظہر ہیں۔ لہذا یہ عقیدہ ہرگز اخذ نہیں کرنا چاہیے کہ عدد سبع یا سبعین کو دیگر اعداد پر کوئی فوقیت حاصل ہے ورنہ تمام اعداد میں سے ہر عدد پر کتاب لکھی جاسکتی ہے جیسا کہ کتاب "الہنعمات" بطور تمثیل پیش کی جاسکتی ہے۔

جذبہ ہمدردی کے تحت اصلاح معاشرہ کا پہلو نمایاں ہوتا ہے۔ زیر نظر کتاب، آپ کی نصابی کتب کے ساتھ ساتھ خارجی کتب پر وسیع انٹصری کا ثبوت ہے۔ تمام کائنات کا خالق اللہ عزوجل ہے، لیل و نہار، شمس و قمر، ارض و سادات، جبال و بحار سب کچھ قدرت کے عظیم شاہکار ہیں۔ اسی طرح اعداد بھی سب کے سب اسی نے بنائے ہیں اور اہمیت میں ایک سے بڑھ کر ایک ہیں۔ فاضل مؤلف نے خوب عرق ریزی کے بعد "سبع و سبعون" پر کافی مواد پیش کیا ہے جو تقنین طبع اور بہت سارے احکام سے آگاہی کا سبب ہے۔

کتاب کے آغاز میں نصاب و پند کی ایک مالہ پروڈی ہے جو روحانی تسکین اور تزکیہ نفس کا سامان مہیا کر رہی ہے۔ تمام دلائل باحوالہ اور اصل مصادر سے نقل کئے گئے ہیں۔ جہاں کہیں قابل وضاحت عبارت آئی ہے تو افادہ عام کیلئے اسے سلیس اردو میں بیان کر دیا گیا ہے۔

فاضل مؤلف نے صرف مدعی ثابت کرنے کیلئے محض دلائل ہی جمع نہیں کئے بلکہ متعلقہ عبارت میں موجود فوائد و لطائف اور زجر و توبخ سے بھی آگاہ کیا ہے۔ مثلاً کہیں



ماہنامہ "صوت الحرمین" فیصل آباد

سالانہ زرخاوند:- 500 روپے

قیمت فی شمارہ:- 35 روپے

پتہ: ماہنامہ صوت الحرمین، مرکز الحرمین الاسلامی

شار پلازہ، ڈی گراؤنڈ، پیپلز کالونی فیصل آباد۔

فون: 0314-3010777, 041-8531777

جناب میاں طاہر فاضل مدینہ یونیورسٹی، لکھنے پڑھنے اور نشر و اشاعت کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں۔ وہ عرصہ سے اسی میدان میں کامیابی کے ساتھ گامزن ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ پر حضرت قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ کی معرکہ الآراء کتاب رحمۃ اللعالمین ایک جلد میں تخریج و تعلیق کے ساتھ بڑے خوبصورت انداز میں شائع کی ہے اور اس پر بڑا جامع مقدمہ اور قاضی صاحب کی حیات و خدمات پر بڑا مبسوط مقالہ تحریر کیا ہے۔ یہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ مرکز الحرمین الاسلامی فیصل آباد نے تھوڑے ہی عرصہ میں تفاسیر احادیث، فقہ، تاریخ، سیرت اور دیگر اہم موضوعات پر مشتمل بے شمار، انتہائی ارزاں تبلیغی زخوں پر کتب شائقین تک پہنچائی ہیں۔ اب حال ہی میں میاں طاہر صاحب نے ماہنامہ صوت الحرمین کا اجراء کیا ہے۔ جس کے چھ شمارے منصفہ شہود پر آچکے ہیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اس کا ہر شمارہ خوب سے خوب تر کا پہلو لئے ہوتا ہے۔ اس میں مستند خبریں، جاندار تجزیے، بہترین معاشرتی، سیاسی، دینی و تحقیقی، اصلاحی اور فکر انگیز مضامین ہوتے ہیں۔ جن میں اصحاب فکر و نظر کے لئے دلچسپی کا خاصا سامان ہوتا ہے۔ المختصر صوت الحرمین صوری و معنوی طور پر خوبصورت مجلہ ہے جو حلقہ صحافت میں ایک اہم اضافہ ہے۔ ہم اس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہیں۔ (ادارہ)

☆☆☆☆☆

نام کتاب:- اعداد کی کرنیں

صفحات: 490، قیمت: 450

تالیف: مولانا محمد اسلم گھلوی حفظہ اللہ

ملنے کا پتہ:- کتاب سرائے، فرسٹ فلور الحمد مارکیٹ،

اردو بازار لاہور۔ 0423-7320310

تبصرہ نگار:- حافظ محمد سلیمان ط

شیخ الحدیث مولانا محمد اسلم گھلوی منجھے ہوئے عالم دین، بہنہ مشق مدرس اور مصنف ہیں۔ آپ کی تقریر و تحریر میں



## کار نشان کے نام ایک پیغام

برصغیر میں غلام احمد قادیانی نے نبی آخر الزماں کی چادر نبوت نوپنے کی جسارت کی تو یہ فرزند اہل حدیث مولانا محمد حسین بنالوی نے اس کے سدباب کے لئے عملی کاوشیں کیں۔ یہ اہل حدیث ختم نبوت کے لئے لگایا گیا پودا ہے اور آج بھی الحمد للہ اہل حدیث اس سے غافل نہیں ہیں۔ اسی ذمے داری اور مسلکی بیداری کا ثبوت دینے کے لئے مورخہ 2 نومبر 2013ء کو ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ اپنے حلقے کے تمام علماء کرام کو ”ختم نبوت“ کی اہمیت و حساسیت پر یکم نومبر 2013ء کو جمعہ المبارک پڑھانے کی ترغیب دلائیں اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے جوق در جوق قافلے لانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اس سلسلے میں دینی حیات رکھنے والے پر لازم ہے کہ وہ اس مقدس مشن کے لئے ہر طرح کی قربانی اور ہر قسم کی جدوجہد کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اپنی زبان، اپنے مال، اپنے اوقات اور اپنی شرکت ہر طرح سے اس تحریک ختم نبوت کو کامیاب بنانے کے لئے وقف کر دیں۔ والسلام

حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر A.Y.F پاکستان

حافظ فیصل افضل شیخ جنرل بیکری A.Y.F پاکستان

حافظ محمد عمران نجم صدر A.Y.F پنجاب

حافظ منظور الہی جنرل بیکری A.Y.F پنجاب

## اظہار تعزیت

ہم مولانا ارشاد الحق اثری کے بڑے بھائی چوہدری محمد شریف اور پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: محمد رمضان قاسمی خادم فیصل آباد

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع نواب شاہ کے نائب امیر و خطیب و امام جامع مسجد اہل حدیث باضومولانا مولانا بخش صاحب انتقال کر گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ انکو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

المرسل:- حافظ صلاح الدین کا کا ناظم تحصیل نیو سعید آباد (سندھ)

## بادرستی کی ضرورت و توجہ رابطہ کریں

کسی دینی مدرسے، ادارے، یا فرم کو تجربہ کار باورپی کی ضرورت ہو تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔

0347-4383543

## اخبار الجماعۃ

## دارالحدیث اوکاڑہ کی ۵۴ ویں سالانہ کانفرنس

حسب سابق تقسیم اسناد کے موقع پر دارالحدیث اوکاڑہ کی ۵۴ ویں سالانہ کانفرنس مورخہ 17 نومبر بروز سوموار منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مرکزی قائدین، علماء حضرت مولانا قاری محمد حنیف ربانی، جناب مولانا رانا محمد شفیق خاں پسروری و دیگر علماء کرام تشریف لارہے ہیں۔ تفصیلی اشتہار جلد شائع ہوگا۔ ان شاء اللہ العلی۔ عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑہ

0312-4403173

## ناظم اعلیٰ پنجاب کی سعودی عرب سے مراجعت

لاہور:- گزشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم اعلیٰ میاں محمود عباس سعودی عرب سے وطن واپس پہنچ گئے۔ جماعتی احباب اور عزیز و اقارب نے اسلام آباد ایئر پورٹ پر ان کا استقبال کیا۔ دورے کے دوران انہوں نے شیوخ کرام، جماعتی احباب سے ملاقات اور تبلیغی و تعلیمی اجتماعات میں شرکت کی۔

منجانب:- عبدالرحیم ناظم دفتر پنجاب

## جگہ ”اہل حدیث“ کی توسیع اشاعت مہم

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد نے بذریعہ جناب ایم این اے سلفی 60 افراد کے نام اور جناب ملک عبداللطیف نجم نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث و ہاڑی نے 10 افراد کے نام فردا فردا اور 30 رسالوں کی ایجنسی جاری کروائی ہے۔

ادارہ ان احباب کی کاوش پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ادارہ)

## اسندہ میں تبلیغی پروگرام

5 اکتوبر بروز جمعہ بعد نماز مغرب گوشت سیراجوں کا کامیں مدرسہ تحفۃ القرآن والحدیث کے زیر اہتمام ایک تبلیغی پروگرام ہوا جس میں خصوصی خطاب پروفیسر محمد ابراہیم طارق کا تھا لیکن وہ بوجہ تشریف نہ لاسکے۔ البتہ ٹیلیفون پر مختصر خطاب کیا، ان کے علاوہ ناظم تبلیغ صوبہ سندھ مولانا عبدالرحمن نائب، مولانا عبدالغفور خاں، مولانا عزیز احمد کا اور مولانا منصور کا کا نے بھی خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ناظم تبلیغ ضلع نیاری حافظ زبیر احمد کا کا نے انجام دیئے۔ عشائیے کا انتظام حافظ بھاکا نے کیا۔ المرسل:- حافظ صلاح الدین کا کا ناظم تحصیل نیو سعید آباد

## تحصیل سیالکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

مورخہ 16 اکتوبر بروز اتوار مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سیالکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ضلعی امیر ملک محمد منیر اعوان کی زیر صدارت جامع مسجد اہل حدیث عید گاہ شہاب پورہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد تحصیل سیالکوٹ کے ناظم قاری عبدالغفور سلفی نے تحصیل سیالکوٹ کی کارکردگی رپورٹ پیش کی۔ (1) متفقہ فیصلہ ہوا کہ تحصیل سیالکوٹ موغنی انٹیمی کر کے ضلع کے حوالے کرے گی۔ ضلع وہ موغنی مرکز کو دے گا۔ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اس مرتبہ قربانی کی کھالیں جماعت سے بٹ کر کسی ادارے یا کسی شخص کو نہیں دی جائیں گی بلکہ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سیالکوٹ کے ذمہ داران کے حوالے کی جائیں گی۔

اجلاس میں اس عزم کا بھی اعادہ کیا گیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل سیالکوٹ، امیر محترم جناب پروفیسر ساجد میر صاحب حفظہ اللہ کی مجاہدانہ قیادت کے زیر سایہ اسی طرح دین و مسلک کی سر بلندی کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرتی رہے گی۔ منجانب:- ڈاکٹر عبدالسیح ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

## سالانہ کتاب و سنت کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث بدھائی کے ضلع قصور کی سالانہ کتاب و سنت کانفرنس 5 نومبر بروز منگل بعد نماز عشاء منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں قاری عبداللطیف فضل آبادی، قاری محمد حنیف ربانی، قاری محمد یونس بلوچ، حافظ محمد یوسف پسروری، مولانا محمد نواز چیمہ، پروفیسر عبدالرحمن حسن (راجوال) خطاب فرمائیں گے۔ حافظ فداء الرحمن طیب اور حافظ عبدالوہاب صدیقی شعراً کرام اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع قصور کے قائدین تشریف لارہے ہیں۔

قاری عبدالوحید کوکب بن مولانا عبداللطیف کوکب ناظم مدرسہ ہذا

0301-6806592

## علماء کنونشن

زیر اہتمام:- مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ قحانہ خٹکے عالی گوجرانوالہ بتاریخ:- 31 اکتوبر 2013ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر بمقام:- جامع مسجد قہانہ اہل حدیث وقاص ٹاؤن خٹکے عالی زیر صدارت:- سید محمد مصطفیٰ جعفر امیر تحصیل نوشہرہ و رکاں زیر اہتمام:- مولانا سید محمد بلال طاہر امیر حلقہ قحانہ خٹکے عالی خطاب:- مناظر اسلام حضرت مولانا حکیم محمد صدور عثمانی (کوہرانوالہ)

## تحصیل رحیم یار خاں کا جنرل اور اہم اجلاس

23 اگست 2013ء بروز جمعہ المبارک بعد نماز عصر مرکزی

جامع مسجد مبارک اہل حدیث میں منعقد ہوا۔

زیر اہمیت:- امیر تحصیل مرزا افتخار بیگ

زیر نظامت:- قاری ثناء اللہ شاہ قصوری ناظم تحصیل

فیصل:- سیلاب زدگان کے ساتھ خصوصی تعاون کیا جائے۔

شعبہ تبلیغ و شعبہ بیت المال کو فعال اور مضبوط کیا جائے گا۔

روزہ ”اہل حدیث“ کو یہاں ہر گھر میں پہنچایا جائے گا۔

منجانب:- قاری ثناء اللہ شاہ قصور ناظم تحصیل رحیم یار خاں

## ضرورت کمپوزر

دارالمعارف الاسلامیہ جامع مبارک اہل حدیث اسلامیہ

کانج ریلوے روڈ لاہور میں ایک عدد کمپوزر کمپوزر کی ضرورت

ہے۔ جو عربی، اردو کمپوزنگ کا اچھا تجربہ رکھتا ہو۔ مشاہرہ حسب

لیاقت دیا جائے گا۔ رابطہ:- قاری فہد اللہ 0320-4040536

## درخواست دعا و حاجت

پچھلے دنوں کسوداں کے معروف عالم دین و شاعر مولانا

بنیامین عرفانی صاحب ایک ایکسٹنٹ کی وجہ سے صاحب فراش

ہیں۔ جملہ قارئین کرام مولانا موصوف کی صحت کا ملکہ دعا جلد کے

لئے خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب:- حافظ عزیز الرحمن سلفی خادم مرکز اہل حدیث کسوداں

## ضرورت رشتہ

کپڑے کے ذاتی کاروبار والے گرجوایت شیخ فیملی والے

لو کے کیلئے ایک خوبصورت عالمہ فاضلہ رشتے کی ضرورت ہے۔

دنیاوی تعلیم کم از کم ایف اے ہو، دینی ادارہ چلا سکتی ہو۔ شیخ اور

آرائیں فیملی کو ترجیح دی جائے گی۔

0334-7169692, 0334-7169691

## بتول ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ لمیٹڈ)

میں شمولیت کا سنہری موقع

گروپ

پرکشش عمرہ پیکیج کے ساتھ

عمرہ گروپ

احباب جماعت کیلئے  
خصوصی رعایت

رواگلی ان شاء اللہ ربیع الاول بمطابق جنوری 2014ء

زیر قیادت: حافظ عبدالحق فیض مدنی آفس نمبر 8 فیسٹ فلور 25۔ ابراہیم سنٹر وحدت روڈ لاہور

(فاضل حدیث و فقہ اسلامی) ایف اے 0322-6662333/0302-4580611/0423-7536747

## اشیخ مولانا جبار اللہ ضیاء کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث فیروز ڈوٹاں کے سرپرست اشیخ

مولانا جبار اللہ ضیاء (فاضل مدینہ یونیورسٹی) کی والدہ محترمہ 16

اکتوبر 2013ء کو وفات پا گئیں۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ انتہائی نیک سیرت اور صوم و صلوة کی پابند اور مولانا

بچی مرحومہ کی زوجہ محترمہ تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ اگلے دن

جامع مسجد ثنائیہ اہل حدیث میں مولانا سیف اللہ قصوری نے

پڑھائی۔ نماز جنازہ سے قبل مولانا ابوذر محمد زکریا سمیت دیگر

علمائے کرام نے خطابات فرمائے۔ مولانا نور اللہ واثق

(سیالکوٹ) سمیت مقامی و بیرونی اراکین جمعیت و دیگر احباب

کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث

فیروز ڈوٹاں مولانا کے غم میں برادری شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی

بشری مغفرتوں کو عاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا کا موبائل نمبر: 0301-4349923

دعا گو:- اراکین مرکزی جمعیت اہل حدیث فیروز ڈوٹاں (شیخوپورہ)

● ابھی قاری محمد نعیم بھوجانی کا صدمہ نہ بھول پائے تھے کہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل میاں چنوں کے ناظم تبلیغ مولانا

قاری ہدایت اللہ ربانی 2 ستمبر 2013ء کو داغ مفارقت دے

گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے نظامت تبلیغ کا فریضہ

خوب نبھایا۔ قاری صاحب بڑے فتنسار اور بااخلاق عالم دین

تھے ان کے پسماندگان میں دو بیٹے، تین بیٹیاں اور ایک بیوہ

شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور

ان کی حسرت کو شرف قبولیت بخشے اور بشری خطاؤں کو رونا ہیوں

سے درگزر فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شریک غم:- عبدالرشید مسعود امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل میاں چنوں

## انتقال پر ملال

## خال محمد اسلم خاں الاشاری کا انتقال

مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر اوکاڑا کے سابق امیر مدرسہ

دارالحدیث اوکاڑا کی انجمن کے نائب صدر خاں محمد اسلم خاں

لاشاری 16 ستمبر بروز سوموار رات ہارٹ ایکٹ ہونے سے

وفات پا گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔

بعد نماز ظہر جناح پارک میں ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث

حضرت مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی نے پڑھائی اس کے بعد

ان کی میت ان کے آبائی گاؤں بابا بالالے جانی گئی۔ 4 بجے وہاں

دوسرا جنازہ بندہ عبداللہ یوسف نے پڑھایا اور ان کو آبائی قبرستان

میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کے چار بیٹے ڈاکٹر عتیق الرحمن

لاشاری، میاں محمود احمد لاشاری ایڈووکیٹ، میاں محمد عثمان انجینئر،

ڈاکٹر علی لاشاری آئی اسپیشلسٹ، اہلیہ دو بیٹیاں و دیگر افراد خانہ

پسماندگان میں سوگوار ہیں۔ مرحوم محکمہ تعلیم میں مختلف عہدوں پر

فائز رہے۔ نہایت دیانتدار نیک صالح، پابند صوم و صلوة تھے۔

دارالحدیث کے اساتذہ طلبہ انتظامیہ چوہدری انوار الحق صدر

میاں محمد زماں سابق وفاقی وزیر، چوہدری عبدالرحمن و دیگر احباب

ان کے صدمہ میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت

الفردوس میں عطا فرمائے۔ آمین!

رابطہ کیلئے مرحوم کے بیٹے محمود احمد لاشاری ایڈووکیٹ کا نمبر

0300-6952222

شریک غم:- عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑا

● 4/9/13 کو جماعتی بھائی ارشد خان نیاز کی خوشداسن

بقضاء الہی وفات پا گئی۔

5/9/13 کو زہد فاروق ساگی لیگل ایڈ وائزر تحصیل رحیم

یارخان کی بھابی جان بوانگر میں وفات پا گئیں۔

8/9/13 کو زہد شریف 103/P صدر اہل حدیث

پوتھ فورس حلقہ علامہ شہید رحیم یارخان کی والدہ محترمہ انتقال کر

گئیں۔ 9/9/13 کو 10 بجے چک نمبر 103/P کی

عید گاہ میں قاری ثناء اللہ شاہ قصوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔

20/9/13 کو حاجی محمد اشرف شیخ راہنما مرکزی جمعیت

اہل حدیث تحصیل رحیم یارخان کے کزن اور شیخ عدیل شہزاد کے

خالو جان وفات پا گئے۔

22/9/13 کو جامعہ اہل حدیث کے مدرس قاری محمد

طارق کی بیٹی وفات پا گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔

شریک غم:- کارکنان تحصیل رحیم یارخان

## اطلاع عام

احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ  
مرکزی جمعیت الہدیٰ، اسلام آباد  
< کا دفتر >

مرکز الہدیٰ (مسجد تقویٰ الاسلام)  
سرائے عام شاپ، پاکپن روڈ، 2-7/3-G اسلام آباد  
میں منتقل ہو گیا۔

آئندہ خط و کتابت سے چر کرنے کے علاوہ جب بھی  
اسلام آباد آئیں تو جماعت کے دفتر ضرور تشریف لائیں۔ جزاک اللہ  
(108 نمبر 120 نمبر کن)

دفتر: اسلام آباد، بازار سرائے عام شاپ

0300-5317158, 051-2607992 رابطہ

## ضرورت رشتہ

لڑکا، نام: طاہر محمود ولد عبداللطیف  
عمر: 25 سال قد: 5 فٹ 10 انچ  
رنگ: گورا، مسلک: اہل حدیث  
قوم: شیخ / اوہل کار و باری (سپرستور) کے لئے اہل  
حدیث گھرانے سے رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: شیخ طیب معادیہ 0333-4124172  
truebookway@yahoo.com

## جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (بایوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ  
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک  
”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے  
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ  
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 44 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش



# گولڈن

مکمل ایسپلی فائر  
خود تیار کردہ  
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ایسپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

امپورٹڈ U.P.S

ہمارے ہاں بڑے ایسپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

پونٹ، مائیک ہارنیز اور متعلقہ سپر پارٹس اور مرمت کا کام قلم کش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739  
055-4213430

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ



## ٹیکوں سے نجات

شفاف قدرت  
کے ہاتھ میں

ہیپاٹائٹس A.B.C (کالے برقان) سے اللہ کی رحمت اور اس کے فضل سے الحمد للہ ابھی تک ہر  
مریض سے رزلٹ 100 فیصد ملا ہے۔ اللہ رب العزت کی عطا کردہ قدرتی جزی بوٹیوں کا جو ہر نکال کر  
یہ شربت تیار کیا گیا ہے۔ الحمد للہ، یہ کامیابی کی طرف رواں دواں ہے۔  
آئیے! صرف 2 بوتل استعمال کر کے دیکھیں، نتیجہ صرف 8 یوم میں ان شاء اللہ الرحمان۔  
آپ کا دل یقیناً مطمئن ہوگا۔ شربت کراچی، کوئٹہ، اسلام آباد و دیگر شہروں میں دستیاب ہے۔

مشہور المکہ پینسار سٹور ریل بازار لاہور 0314-3442929, 0324-8666320

نظریٹس کا انتظام ہے۔



# طاہر آپٹیکل سروس

نظری عینکیں اور دھوپ کے چشمے  
ڈاکٹری اصول کے مطابق  
تیار کیے جاتے ہیں۔

ہمارے ہاں دھوپ کے چشمے، نظری عینکیں، کنٹیکٹ، لینز،  
کامپیوٹس لینز بازار سے بارعایت دستیاب ہیں۔

مین شاپیمارٹنگ روڈ، نزد بازار گیلان کینک، مجاہد آباد، (رام کڑھ) مغلیہ روڈ، لاہور

فون: 042-36842125 سوبائل: 0323-4978757



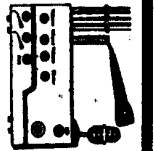
## مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی طرف سے عظیم پیشکش

صوبہ پنجاب کی ہر مسجد میں دینی لائبریری کے قیام کے لیے 50 ہزار روپے کی کتب صرف 20 ہزار روپے میں فراہم کی جائیں گی۔ جس میں ○ صحاح ستہ مترجم، ○ تفسیر ابن کثیر، ○ فتح الباری مترجم، ○ فتاویٰ علماء حدیث 14 جلد والا، ○ فتاویٰ حصار یہ 7 جلد والا، ○ فتاویٰ ثنائیہ، ○ فتاویٰ اہل حدیث، ○ فتاویٰ نذیریہ، ○ مشکوٰۃ شریف مترجم تخریج البانی اور مزید سیکڑوں دینی اصلاحی علمی و تحقیقی کتب شامل ہیں۔ خود شریف لائیں اور اپنی پسند کی کتب کا انتخاب کریں تاکہ نوجوان نسل کے اندر دینی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو سکے اور جہالت دور ہو۔ یہ ایک نادر موقع ہے اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔

لاہور آنے سے پہلے ٹائم بک کروائیں۔ ایک دن میں صرف ایک مسجد کو کتب فراہم کی جائیں گی۔

رابطہ عبداللطیف ربانی مدیر مکتبہ احباب الحدیث حافظ بلازہ پبلی منزل دوکان نمبر 12 پچھلی منڈی بالقابل جلال دین ہسپتال اردو بازار لاہور

042-37321823, 0301-4227379



### الکرملہ فاؤنڈیشن سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی وراثی)

نئے لاؤ اسپیکر کی مکمل وراثی دستیاب ہے۔

فصل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹری انٹر ایکٹو سسٹمز (پرائیویٹ)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت



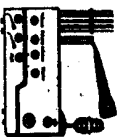
ایمپلی فائر لاؤ اسپیکر  
ایڈوانسڈ سسٹمز

### اسپر سٹار

0333-8294645  
055-4237974  
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔  
یونٹ، ایکب، ہارنیشن اور مختلف ہینڈ پارس اور مرست کا کام بھی کیا جاتا ہے۔

Al-Fatah  
Loud Speaker Amplifier



یہاں پید محمد عثمان

### الفتح ایمپلی فائر لاؤ اسپیکر

ہمارے ہاں نئے وپانے ایمپلی فائر، یونٹ، ایکب، ہارن، ملٹی ہارن، ہینڈ، U.P.S، کام سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نذر مرست کو ایفایا میڈیکٹک کے پاس شریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246  
Mob: 0334-7967107  
Ph: 055-4230167

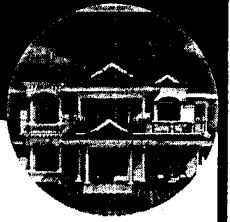
نیائیں چوک نزدیکی کا گج گوجرانوالہ

0300-7835579

0321-6969601

0312-7835579

پروپرائیٹر قاری نذیر احمد



# قاری ڈویلپر اینڈ پراپرٹی ایڈوائزر

آفس: پل بازار ساہیوال  
040-4227030

جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز، سکنی، زرعی، فیکٹریز وغیرہ

## قاری اینڈ ٹیکسٹ کو

040-4227030

0315-4227030

پروپرائیٹر محمد ابراہیم اینڈ برادرز

### گلشن کے پھول

قرآن حکیم میں واضح ہے کہ تم رزق کے خوف سے اپنی اولاد کو ہلاک نہ کرو اور یہ بھی مشہور ہے کہ جتنی کوڑی / اتنی ڈوڑی تو انفرادی قوت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ملک خوش حال ہوگا۔ اسی لیے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اس عورت سے شادی کرو جو زیادہ بچے جننے والی ہو۔ آپ اس بے اولاد جوڑے کو دیکھتے جو باہمی دشمنی پریشانی ٹھکرات اور لوہام سے عزن اور پیچیدہ امراض کے شکار تو ہیں ہی ساتھ ساتھ دو خاندانوں کے باہمی شب و روز میں بھی تو ٹکار میں گزرتے ہیں۔ مذکورہ بالا جوڑے میرے ساتھ ملاقات کریں۔ فیض قادورہ ظاہری معائنہ مشاہدہ اور حالات زندگی سے آگاہی کے بعد متعلقہ اسباب و علامات کے مطابق علاج بلند ہیر، علاج باخدا، علاج بالدواء کیا جائے گا۔ بفضل تعالیٰ اجڑے گلشن بہار آئے گی یا رہے کہ خالی سغوف مغلط یا دو اے درد دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ بے اولاد کے بے شمار اسباب ہوتے ہیں اور ہر سبب کا علیحدہ علیحدہ علاج ہے۔ میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ قابلیت طویل ترین تجربہ پاکیزگی قلب و نظر اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ مستند درج اول چالیس سالہ تجربہ دوا پوارڈ اور ایک گولڈ میڈل کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ ہر وقت اللہ سے ہی مدد مانگنے والا ہوں اور خدا خونی ہر وقت سن میں سائی رہتی ہے۔ اب فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا آپ کا کام ہے۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور دوائی نہیں ہے، کوئی زہریلی دوائی نہیں ہے، کوئی کشتہ شدہ دوائی نہیں ہے، کوئی ایلو پیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے پندرہ روزہ کورسز کی قیمتیں درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس	نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس	نمبر شمار	نام کورس	قیمت فی کورس
1	موٹاپا	1000	11	پس سیل	2000	21	بے اولاد دی	3000
2	بول بستر	1500	12			22	امراض زنانہ	3000
3	درد گردہ یا ریاحی	1500	13	رسولیاں	3000	23	یرقان	5000
4	قوج	1500	14	رعشہ	3000	24		
5	اسقاط	2000	15	امراض مردانہ	3000	25	نامردی	20000
6	چٹری	1000	16	مکڑی	2000	26	دبلا پن	3000
7	کلفت	1500	17	نقطیر البول	3000	27	کی خون	3000
8	رال بہنا	1500	18	عرق النساء	3000	28	دل میں سوراخ	5000
9	ہونٹ و زبان پھٹنا	1500	19	یواسیر	3000	29	جنون	5000
10	السر	2000	20	ٹی بی	3000	30	یوکیما	10000

☆ کد مزید ریڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔

☆ ملاقات کرنے کے لیے فون پہلے وقت لیں۔

☆ شافقی کاؤنٹر: 35103-1466875-3

☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بک (عمر آباد)

13487900227901

☆ اکاؤنٹ نمبر عمران بک (چکی)

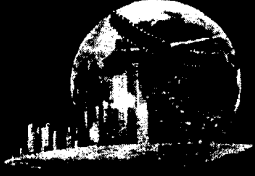
7001-0101053034

☆ اکاؤنٹ نمبر UBL اٹمی: 0345-7545119

☆ ای میل:

hakeemakarim\_bhatti@yahoo.com

حکیم عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد، تحصیل چکی، ڈویژن لاہور۔ فون: 0321-7545119, 0345-7545119



# العمار ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ

عمرہ کی سعادت سہولت اور بہترین رہنما کے ساتھ

روانگی مورخہ

6 جنوری

۲۰۱۴ء (۱۴۳۵ھ)

## عمرہ گروپ

21 دن ہوٹل رہائش، فل ٹرانسپورٹ، ڈبل عمرہ  
بمعہ ریٹرن ٹکٹ، ڈائریکٹ فلائٹ کے ساتھ

عزیز الرحمن (ڈائریکٹر)  
0320-4002046

حبیب الرحمن (چیف ایگزیکٹو)  
0321-5004846  
0300-9424846

زیر انتظام

## العمار حج و عمرہ گروپ آرگنائزرز

گروپ میں شمولیت کے لیے فوراً رابطہ کریں

0423-7521818  
0423-7503100

آفس نمبر 19-LGF ابرار بزنس سنٹر وحدت روڈ لاہور



ایڈیٹار احمد  
بہار مرکزی کمیٹی، لاہور

مرکز اہلحدیث 106 راوی اردو

اَلْاِمَامُ  
 فَصِيحُ  
 الْمَشَا  
 حِكَاةِ  
 الْاِمْرَانِ  
 الشَّاهِ

**محدث**  
**محمد حلیف بابی**  
فیضیہ اشرف  
کتاب خانہ  
کراچی

**9 نومبر 2013ء** بعد نماز مغرب  
تارات گئے تک

منصور احمد

محکم دلائل سے مزین  
مجاہد اسلام  
مختصر  
مونا  
احمد رضا خان  
حفظہ اللہ  
مدرسہ اسلامیہ  
حفظہ اللہ

## نوچوان : محمد اولیس عاجز

محمد کاشف جٹ صاحب

ملک عبدالرزاق صاحب

چو بدری عبداللطیف گل آف کرول

**مقامی علماء کرام:** قاری محمد نجی یزدانی  
حضرت مولانا محمد یونس حیدری، قاری مشتاق الرحمن سلقی  
حضرت مولانا عبد اللہ یزدانی صاحب بیگم کوٹ  
حضرت مولانا مشتاق احمد گوہرڈی صاحب مافاضل  
حافظ محمد اسلم شاہد رومی، قاری عطاء الرحمن بیگم کوٹ  
حافظہ فغان الحق اثری صاحب قاری عبدالہدایت بیگم

طارِق محمود زبانی  
 محمد مشتاق حمید  
 محمد عبداللہ اسلامی  
 ان کے علاوہ دیگر  
 علما کو خیر خواہان ہے

مرکز جمعیت اہل بیت و اہل بیت یوتھ فورس راوی ٹاؤن لاہور  
0323-4793334



ہم علوی ٹرسٹ اور جامعہ اسلامیہ خوشاب کے ذمہ داران

مولانا محترم جناب  
محمد خالد علوی

محترم جناب ڈاکٹر  
شاہ محمد علوی

اور ان کے رفقاء کی مرکزی جمعیت المحدثین میں واپسی پر  
خیر مقدم کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ

پہ فاضلہ شیخ  
ڈاکٹر عبدحافظ الکرم  
ممبر قومی اسمبلی و  
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

پیشوا سید  
شاہ محمد حبیب  
ایم ایف سی  
جمعیۃ اہل حدیث  
پاکستان  
چیرمین سینیڈنگ کمیٹی برائے سائنسی و ٹیکنالوجی سینٹ آف پاکستان

کی مدبرانہ اور ولولہ انگیز قیادت میں اپنی دینی،  
رفاہی اور سماجی خدمات کا سفر جاری رکھیں گے۔

محمود مرزا جہلمی | ڈاکٹر فیض احمد بھٹی

منجانب



# Weekly AHL- E - HADITH

CPL No  
116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org/www.ahlehadith.com

Head Office:

042-37729933

Fax:

042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith

042-37720257

Paigham Tv: 042-37722876



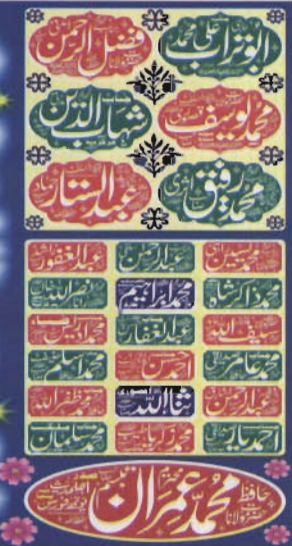
بوسن روڈ  
ملتان

مکتبہ  
مکتبہ

2 نومبر  
2013



چوتھی  
آل سالانہ  
صحیفہ  
پنجاب  
کاقرن



محرم  
فاضل  
مختار

محرم  
فاضل  
مختار

محرم  
فاضل  
مختار

محرم  
فاضل  
مختار



محرم  
فاضل  
مختار

محرم  
فاضل  
مختار

محرم  
فاضل  
مختار

محرم  
فاضل  
مختار

محرم  
فاضل  
مختار

0301-4856989  
0333-9937312  
042-37705126

106 راولی روڈ  
لاہور

اہل بیت یوسف و زینب

اہل بیت یوسف و زینب